



مُسَبَّانِظِرَه پَادِرَه



مُسَبَّانِظِرَه بِاسْمِ تَارِيْخِ

”پَادِرَه میں مَوْلَیٰ اَبُو الْوَاقِیٰ مَلْعُونَ ہَارَ“

۳۲ — ۱۳

تَرْتِیْبَه وَتَوْضیْحَ

نبَیْرَه حُضُور مُنْظَرِ اَعْلَى حُنْرَتِ عَالَمَه مَوْلَینا فَقِیٰ الْحَاجَه الشَّاهِ مُحَمَّد فَرَّوقَ لَان رَضَا خَالَ صَاحِب قِلَّه هُنْتَشَتَن
آسَانَه عَالَیَه سَمَنَشَتَن حِنْتَشَتَن گَرپَلِی بَھیَت شَرِفَه

نام کتاب	مناظرہ پادرہ (اول)
نام تاریخی	"پادرہ میں مولوی ابوالوفا کی ملعون ہار" (۳۵۸۳)
ماہین	اہل سنت و جماعت و نام نہاد اہل حدیث
نام مناظرہ	چھوٹ مظہر علی حضرت شیرپیشہ الحسنهؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نام مناظرہ وہابیہ	مولوی ابوالوفا شمار اللہ امرتسری (غیر مقلد)
موضوع	کفریات غیر مقلدین
کیفیت مناظرہ	تحریری
ترتیب و توضیح	نبیہ و حضور مظہر علی حضرت مولیٰ نافیٰ الحاج محمد فاران رضا خاں صاحب اقبلہ تی
تاریخ مناظرہ	۳۳۲ھ
نظر ثانی	حضرت مولیٰ نافیٰ الحاج محمد فاران رضا خاں صاحب اقبلہ تی
تزئین و تکاہت	محمد نجم الرضا حاشمتی
طائع و ناشر	مکتبہ حاشمتیہ

-- پنونٹ --

مناظرے کی ترتیب و تدوین میں حتیٰ الوضوح کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی غافی نظر آئے تو مرتب کی صحیحی جائے۔
حضرت قبلہ قدس سرہ کی ذات با برکت اس سے بری ہے۔

٨٢ ٩٢ ٥٥٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
حَمْدُهُ وَنُصَلٰی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اما بعد

مناظره پادرہ گجرات یہ مناظرہ امام المناظرین غیظ المنافقین حضرت شیربیشہ اہلسنت مظہراً علیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چوتھا اور جوانی کا مناظرہ تھا سوانح شیربیشہ اہلسنت میں حضرت غازیٰ اہل سنت محبوب ملت تذسیس شرعاً العزیز نے اس مناظرے کے محضرا سباب یوں بیان فرمائے ہیں :

جماعت رضاۓ مصطفیٰ میں مفتی کے عہدے پر سب سے پہلے حضرت (شیربیشہ اہلسنت) ہی کا تقرر ہوا۔ اس زمانے کے فوقے مستقل رسالے ہیں آپ کی یادگار ہیں۔ ایک ”القلادة الطیبۃ المرصعۃ“ جو بیمی کے دہابیہ دیوبندیہ کے سات انعامی سوالات کے جوابات ہیں۔ اور ان کے جواب دینے پر آپ کی جانب سے اٹھائیں ہزار روپے کا اعلان عام ہے مگر آج تک کسی دہابیہ دیوبندی کو جواب اور اٹھائیں ہزار روپے وصول کرنے کی ہمت و جرأت نہیں ہوئی۔ جواب کے نام سے جواب دے گئے۔ اور دوسرا فتویٰ مسلمی بنام تاریخی ”قہر القہماز“ ہے۔ جس میں لیڈر ان قوم کی آزادی و قوم اسلام کا شوق اقوال و افعال کا رد ہے۔

نام نہاد صوفی اور پیر کہلانے والا افتخار رہنگی کے اقوال کفر و ضلال میں آپ کا ایک مستقل قابل دیدرسالہ ”پشت خار در افتخار“ ہے۔ اس درمیان حضرت حجۃ الاسلام شیخ الانام مولینا الحاج شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں دھورا جی کے مدرسہ مسکینیہ کے صدر مدرس کی جگہ کیلئے ایک عالم صاحب کی طلب کی درخواست آئی۔ تو حضرت والانے حضرت شیربیشہ اہلسنت ”غفریوم الاحد“ [۱۳۵۸۰] کا تقرر فرمائکر بھیجا۔ اور آپ نے وہاں دو برس رہ کر اسلام و سنتیت کی خدمات انجام دیں۔ وہاں پروہابیوں دیوبندیوں نے آپ پر بجادو کر دیا۔ حکیموں، ڈاکٹروں نے انکار کر دیا۔ تو حضرت والد ماجد آپ کو بریلی شریف لے آئے۔ اور یہاں بفضلیہ تعالیٰ و بعونِ حبیبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم آپ شفایاں ہوئے۔ غسل صحبت فرمایا۔ پھر مدرسہ اہل سنت پادرہ ضلع بڑودہ میں صدر مدرس مقرر ہوئے۔ (سوانح شیربیشہ سنت از حضور محبوب ملت تذسیس شرعاً)

حضرت شیربیشہ اہل سنت نے اس منصب پر فائز رہ کر اشاعت دین و منہب اس طرح فرمائی کہ ہر سو اسلام و سنتیت کی خوشگوار فضاقائم ہوگئی۔ پھر پھر اتنے دم توڑتے چراغ پوری تباہی سے جگہاں لگے۔ کرم کی بھرنا ایسی جم کر بر سی کغم کے چپن لہہا نے لگے۔ ہاں گرشیا طین بیع رفتہ تملانے لگے۔ اس بات کا اندازہ غیر مقلدوں کے اخبار ”اہل حدیث“ امرسر کے اس تبصرہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

”ملک گجرات میں بڑودہ کے پاس ایک قصبه نزیاداً انگریزی علاقے میں ہے۔ وہاں کی جماعت اہل حدیث نے ایک آدمی بھیجا۔ جس نے امر تسر آ کر کہا کہ اگر مناظرہ نہ ہو تو سارے ملک گجرات میں توحید و سنت کی تحریک (غیر مقلدیت) مٹ جائے گی۔“

آگے لکھتے ہیں: ”اس لئے بمحرومی مناظرہ کرننا پڑا۔“ (ما خواز خبار ”الحمدیث“، امر تسر ۸، جنوری ۱۹۳۴ء)

خیریہ تو اس گروہ کی تدبیحی روشنی ہے جو ان الفاظ میں ان کے منھ سے نکل گئی۔ برضا و خوشی مناظرہ کیا ہی کہاں ہے؟ جہاں بھی کیا تو اسی نوبت پر بمحرومی جب جان کے لینے کے دینے پڑے گئے۔

یہ مناظرہ اب تک شاید ہی شائع ہوا ہو۔ ہمیں تلاش و جستجو کے درمیان ایک نہایت پرانی بوسیدہ دستاویز میں اس کے کچھ باقیات ہاتھ آئے۔ جن میں مباحث مناظرہ تو کسی حد تک محفوظ تھے۔ مگر حالات مناظرہ یکسر غائب تھے۔ خیرات ہی میسر آنابڑی بات تھی۔ مگر وہ دستاویز بوسیدگی کی وجہ سے جگہ جگہ سے چاک تھی۔ جس کی جمع و ترتیب ایک دشوار کن مرحلہ تھا۔

حضرت محبوب ملت نے اس مناظرہ کے مختصر حالات بھی یوں درج فرمائے ہیں:

پادرہ میں آپ کا چوتھا تاریخی تحریری مناظرہ وہابیہ کے شیر پنجاب شاندار اللہ امر تسری سے ہوا۔ جس میں شیر پنجاب شیر قالمین ثابت ہوا۔ اور اس کی تمام چیک مٹک رو چکر ہو گئی۔ (دیگر کفریات اور) تھانوی جی کی کفری عبارت ”حفظ الایمان“ کو وہ اسلام ثابت نہ کر سکے۔ تین روز یہ مناظرہ جاری رہا۔ مگر شاندار اللہ صاحب (دیگر کفریات اور) کفر تھانوی نہ اٹھا سکے۔ حدیہ کہ تقریر کے دوران زیادہ اچک پھاند میں شاندار اللہ کا کمر بندٹوٹ گیا۔ اور شلوار نیچے کر گئی۔ موافق اورخالف کا ایک فرمائشی قہقهہ لگا اور ذلت و خواری کے ساتھ وہابی مناظرہ بیٹھ گیا۔ اس مناظرہ میں خاص بات یہ ہوئی کہ شاندار اللہ امر تسری نے ایک نو عمر مناظرہ اہل سنت (حضرت شیر پیشہ اہل سنت) کو دیکھ کر اپنی چرب زبانی سے معروب کرنا چاہا۔ اور ایک تقریر میں اپنے خصوصی انداز سے مٹک کر ہاتھ چلا چلا کر یہ شعر پڑھا۔

تیر پر تیر چلا و تمہیں ڈر کس کا ہے

سینہ کس کامری جان جگر کس کا ہے

حضرت نے اپنی تقریر میں فرمایا جناب کو شاید سہو ہو گیا کہ اس اجلاس مناظرہ کو مجلس مشاعرہ سمجھ گئے۔ آپ کو ہوشیار خبردار ہونا چاہئے کہ یہ میدان مناظرہ ہے۔ اور آپ کو یہاں (دیگر کفریات اور) تھانوی جی کا کفر اٹھانے کیلئے بلا یا گیا۔ یہاں خصم کے آگے اپنی دلیل پیش کر کے کفریات اٹھائیے۔ یہ میدان مناظرہ ہے میدان مشاعرہ نہیں۔ اور کفر و اسلام پر مناظرہ ہے (دیگر کفریات اور) تھانوی جی کی ”حفظ الایمان“، اولیٰ کفری عبارت کی موجودگی میں تھانوی جی کے اسلام کا ثبوت دے سکتے ہو تو دیکھئے۔ شعر نہ کروقت ضائع نہ کیجئے۔ یہ بھی بتا دیجئے کہ اس شعر کا کفریات سے کیا تعلق ہے، کیا اس شعر سے کفریات اٹھ گئے؟ اگر آپ کہیں تو میں آپ کو لکھ دوں کہ آپ کو غالب اور ذوق وغیرہ ما کے دو این زبانی یاد ہیں۔ لیکن یہاں وہ دلیل لا یئے

جس سے کفریات اٹھیں۔ اور مسلمان ثابت ہو سکیں۔ یعنی کرمناظروہابیہ بہوت ہو گیا۔ اور وہ اچھل کو ختم ہو گئی۔ آخر وقت تک ثابت نہ کر سکا۔ اور حضرت شیربیشہ سُنّت کے دلائل قاہرہ کا جواب مناظروہابیہ سے نہ ہو سکا۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

(ما خوذ از سوانح شیربیشہ سُنّت از حضور مجتبی ملّت قدس سرہما)

یہ مناظرہ کے مختصر حالات ہیں۔ تفصیلی حالات نہ ملنے کی وجہ سے بہت سی ضروری باتیں درج نہ ہو سکیں۔ جیسا کہ اس دور کے گھر اتی اشتہارات و اخبارات میں یہ بات جا بجا ملتی ہے کہ ”مولوی شاہ اللہ تو بنا مہ لکھ کر دے گیا اور فرار ہو گیا“، غیرہ غیرہ۔ اس بات کا اقرار خود اہل حدیثوں نے اپنے اخبار میں کیا ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ خیر یہاں سے اب اصل مباحثہ کو درج کرتے ہیں۔

نقل پرچہ اول

از حضرت شیربیشہ اہلسنت مقطہ اعلیٰ حضرت

بسم الله الرحمن الرحيم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں اپنے مخاطب مناظر مولوی شاہ اللہ صاحب سے مناظرہ سے قبل چند باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں جو بطور اصول موضوعہ کے اثنائے مناظرہ میں کام آئیں گی۔

۱: حُضُورِ أَقْدَشْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ تُؤْهِنَ كَرْنَے والَا كافر ہو گایا نہیں؟

۲: جو شخص حضور پنور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی شان میں توہین کرنے والے کو اُس کی گستاخی جانتے ہوئے مسلمان کہے وہ خود ہی کافر ہے یا نہیں؟

۳: ضروریاتِ دین کی کیا تعریف ہے اور اس میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنے والا یا شک کرنے والا مسلمان ہے یا کافر؟

۴: تعظیم و توہین کا معیار کیا ہے؟

فتیق ابو الحسن عبید الرضا مُحَمَّد شمشُت علی خان غفرلہ ۳۳۳ھ رحمادی الْأَخْرَی ۳۳۴ھ روز جاں افروزد و شنبہ مبارکہ

۱: غیر مقلد مولوی شاہ اللہ امرتسری ان میں سے کسی ایک کا بھی جواب نہ دے سکا۔ بس ادھر ادھر کی ہاتک تارہا کہ آج کا مناظرہ اس مضمون پر ہے کہ جماعت اہل حدیث مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں۔ اس کا ثبوت میرے مخاطب کے ذمہ ہے۔ یعنی وہ اس نفی کے معنی ہیں۔ پس بحکم مناظرہ آپ اپنے دعوے کو بیان کریں۔ اجزائے دعوی کی تعریف بھی آپ ہی کریں۔ میں علم مناظرہ سے ایک اپنچھنہ ہٹوں گانہ ہٹنے والیں گا۔ (بلکہ مارے طیش کے یہاں تک کہہ بیٹھے) آپ نے جو سوال کئے ہیں یہ سب بیکار اور خارج از قواعد علم مناظرہ ہیں آپ رشید یہ دیکھئے معنی کا فرض ہے کہ اپنا دعویٰ واضح لفظوں میں بیان کرے۔ اور اگر وہ دعویٰ دوا جزا ہے تو اس کے اجزاء کی تخلیل اور تعریف بھی کرے کہ اس دعوے پر دلیل اقتضم برہان پیش کرے۔ آپ جب یہ سارا کام کرچکیں گے تو میرا اختیار ہو گا کہ میں کچھ بولنا علم مناظرہ کے خلاف جانتا ہوں۔

میں علم مناظرہ کے قواعد کے خلاف نہ چلوں گا۔

بُجھ سامنستاق جہاں میں کوئی پاؤ گے نہیں گرچہ ڈھونڈو گے چراغِ رُخ زیبا لے کر
 ابوالوفا شناشر اللہ
 پس آپ اپنا فرض ادا کیجئے یعنی جماعت اہل حدیث کو کافر کہنے کا دعویٰ صاف لفظوں میں کیجئے۔ پھر حسب شرائط قرآن
 اور کتب حدیث صحاح ستہ سے دعوے پر دلیل لائیے۔

نَقْلٌ پَرْ چَهَارَ إِرَازَ حَضْرَتَ شِيرَيْشَهَ الْمُسْتَقْبَلِ مُظَهِّرَ الْجَهَنَّمِ :

میرے مخاطب مناظر مولوی شناشر اللہ صاحب نے ایسی بات فرمائی ہے جو بالکل خلاف واقع ہے۔ جماعت غیر مقلدین نزدیک اکلیلِ سُنّت پادرہ کی طرف سے جچلچنج دیا گیا تھا اُس کے الفاظ صرف یہ ہیں ”فرقة غیر مقلدین جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں اور لوگوں میں وہابی کے نام سے مشہور ہیں ان کے کفریات کے سبب کیا وہ مسلمان ہیں؟“ جس کا صاف صریح مطلب یہ ہے کہ غیر مقلدین سے اہلِ سُنّت سوال کریں گے اور وہ جوابًا اپنا مسلمان ہونا ثابت کریں گے۔ افسوس کا آج مولوی فاضل مناظر صاحب اس قرارداد سے کیوں روگردانی فرمار ہے ہیں اور کس لئے سوال کا جواب نہیں دیتے۔ مسلمانو! کیا انصاف یہی ہے کہ پہلے غریب سنیوں کو سوال کی اجازت دی جائے۔ پھر جب مناظرہ میں تشریف لا گئی تو اس وعدہ کو وفا نہ کریں اپنی ابوالوفا کنیت ہونے کا پکجھ خیال نہ کریں پس ان سوالات کا جواب دیجئے تاکہ مناظرہ آگے بڑھے۔ آپ کے اس گزیز سے اس وقت کام نہیں چلے گا۔ لوگ دور دراز مقامات سے محض مناظرے کے واسطے آئے ہیں ان پر ترس کھائیے۔ اور آپ تو غیر مقلد ہیں آپ کے نزدیک رشید یہ کس طرح قابل عمل ہو سکتی ہے؟ وہ نہ قرآن عظیم ہے نہ صحاح ستہ۔ تو اس سے کیوں سنکپٹ نہیں کوئی آیت یا حدیث [۲] آپ دکھا سکتے ہیں کہ رشید یہ قابل عمل ہے۔ بس اب دیرنة فرمائیے جلد میرے سوالات کا جواب لائیے تاکہ مناظرہ شروع ہوا و وقت بے کار ضائع نہ ہو۔

فَقِيرٌ حِشْمَتٌ عَلَى خَانٍ قَادِرٍ رَضُوِيٌ غَفْرَلَهُ الْقَوِيُ -

۲: غیر مقلد مولوی شناشر اللہ نے پھر کسی سوال کو ہاتھ لگائے بغیر مبادیات مناظرہ سے بے خبر لایعنی با توں میں وقت ضائع کیا اور کہا کہ آپ سے پوچھتا ہوں مجی ہیں یا سائل؟ مجی ہیں تو اپنا دعویٰ بیان کریں پھر اس پر بڑاں پیش کریں۔ سائل ہیں تو مدعا کا منصب مجھے دیں۔ میں اپنا دعویٰ یعنی اہل حدیث کا مسلمان ہونا بتاؤں۔ پھر اس پر دلیل لاؤں۔ آپ نے شرائط کا عوالہ دیا ہے۔ لیجئے اگر شرائط کا حوالہ آپ مانتے ہیں تو ان میں یہ عبارت صاف ملتی ہے جو بدستخط جمال بھائی یہ ہے کہ ”پادرہ مقام میں تم (غیر مقلدین اہل حدیث) اور تمہارے مولوی غیر مقلدوں کو مسلمان ثابت کرنے کو حاضر ہوں۔“۔

بُجھو دی بے سبب نہیں غالب کچھ تو ہے جس کی پرده داری ہے ابوالوفا شناشر اللہ

[۱] دیوبندی مولوی ابوالوفا شناجمہنپوری کے علاوہ غیر مقلد مولوی شناشر اللہ امر تسری بھی اپنے نام کے ساتھ کنیت ابوالوفا لکھتا تھا۔

[۲] خط کشیدہ عبارت باعتبار سیاق و سبق جگہ جگہ کئے ہوئے لفظوں سے سمجھ کر لکھی ہے اور خاصاً مضمون پھر بھی رہ گیا جو سمجھ میں نہ آسکا۔ کہ یہاں کچھ حصہ دیکھ خورده ہو گیا تھا۔ محمد فاران رضا غفرلہ۔



نَقْلٌ پَرْ چَهْرَهٗ رَازِ حَضْرَتِ شِيرَبِيشَةَ الْمُسْتَشْفَى عَلَيْهِ حَضْرَتُ:

افسوس آپ کو اکثر میرے سوالات کا جواب لکھنے میں پس و پیش ہے ابھی تو مناظرہ شروع بھی نہیں ہوا ابھی سے آپ کا یہ حال ہے۔ پھر دوران مناظرہ میں تو خدا ہی خیر کرے۔ میں پھر اپنے فاضل مخاطب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ میں سوالیں ہوں اور آپ مجیب۔ آپ کو اگر مناظرہ منظور ہو تو جلد میرے سوالات کا جواب دیجئے تو مناظرہ شروع ہو۔ ان سوالات کے جوابات پر جرح نہیں کروں گا۔ اطمینان فرمائیں۔ ان کے جوابات اصل مناظرہ کیلئے اصول موضوعہ ہوں گے۔ میں نے چند مرتبہ اپنے فاضل مخاطب سے لفظ ”عِلْمٌ“ بکسر عین وفتح لام مثنا معلوم ہوتا ہے میرے فاضل مخاطب کے منہ سے گھبراہٹ میں یہ لفظ یوں نکل گیا۔ [۱]

اب میں پھر عرض کرتا ہوں کہ جماعت غیر مقلدین کی طرف سے جو وعدہ کتفتی تاکیدوں کے ساتھ موکدھا اسے نجاہیے۔ آپ تو ابوالوفا یعنی وفا کے باپ ہیں۔ ذرا وفا کا خیال فرمائیے اور ہمارے سوالات کا جواب لایئے۔ جو عبارت آپ نے جمال بھائی کی پڑھ کر سنا کی کہ ”پادرہ مقام میں تم اور تمہارے مولوی غیر مقلدوں کو مسلمان ثابت کرنے کو حاضر ہوں“۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ اُبُل سُنْتَ غیر مقلدین سے ان کے مسلمان ہونے پر اعتراض کریں گے۔ اور غیر مقلدین اپنا مسلمان ہونا ثابت کریں گے۔ اسی خط میں دوسری عبارت یہ ہے کہ ”تم غیر مقلدوں کو مسلمان جانتے ہو تو اس کی دلیلیں پیش کرنا“۔ اس کا بھی وہی مطلب ہے جو ابھی گذارش ہوا۔ افسوس میرے فاضل مخاطب حُضُورِ اَنْدَشْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آَلِهٖ وَسَلَّمَ کی شان میں گستاخی کرنے والے لوگوں کا فربتانے سے گریز فرمائے ہیں۔

میرے فاضل مخاطب! جب یہ تحریرات شائع ہوں گی تو اہل علم مصکحہ کریں گے کہ شیربچاپ صاحب کو اپنے اصول موضوعہ تحریر فرمانے کی ہمت نہ ہوئی۔ میں پھر گذارش کرتا ہوں کہ آپ کو اگر مناظرہ منظور ہو تو میرے سوالات کا جواب دے دیجئے۔ اس کے بعد پھر ہمیں آپ کے عقائد کفر یا آپ کو دیکھانے کا اختیار دیجئے۔ اور اگر مناظرہ منظور نہ ہو تو بیکاری کوں ہمارے غریب سُنّی بھائیوں کے عزیز اور پیارے وقت کو ضائع فرماتے ہیں۔ صاف فرمادیجئے کہ آپ کو مناظرہ منظور نہیں۔

دُلْ هَمْ سَرَا هَمْ كُو دُوْتَمْ كُو اَغْرِيَنْسِيْسِيْنْ روز کے جھگڑوں سے مطلب اس لڑائی سے غرض

فَقِيرٌ حَمْدَتُ اللَّهِ عَلَيْهِ خَاصٌ قَادِرٌ رَضُوِيٌّ غَفْرَلَهُ، الْقَوْيِ

۳: (غیر مقلد مولوی شمار اللہ نے سوالات کے جوابات سے فرار و عجز کانا کام بہانہ یہ نکالا) میرے مخاطب نے پھر وہی چال اختیار کی جس کا جواب میں دو دفعہ چکا ہوں۔ اے جناب! آپ جو سائل بنتے ہیں مہربانی کر کے یہ تو بتائیے کہ کس علم کی اصطلاح میں سائل ہیں۔ میں مفصل عرض کر چکا کہ علم مناظرہ میں تو سائل وہ ہوتا ہے جس کا مرتبہ دوسرے درجے پر ہے۔ مگر آپ پہلے ہی مرتبہ پرسائل بنتے ہیں۔ یہ کس علم کی اصطلاح ہے؟ میں اس لئے آپ کو پابند قواعد مناظرہ کرتا ہوں اور ہوتا ہوں کہ آپ ایک مشہور علمی شہر بریلی کی جماعت کے ولیم ہیں۔ جس کی علمی شہرت ہندوستان میں اُن کے مریدوں میں ازبس ہے۔

[۱] مناظرہ میں چونکہ عوام کے سامنے تحریر پڑھی جاتی تھی۔

جود یوں بدی جیسی علمی جماعت کو بھی "قل اعوذ بِ اللہ" کہا کرتے ہیں۔ میں آج بہت خوش تھا کہ میرے مخاطب کے علم دار جماعت کے قائم مقام ذمہ دار ہیں اس لئے علمی قواعد کی پابندی کریں گے۔ بلکہ مجھ سے بھی کرامیں گے۔ پس اگر آپ کے سوالات اصول موضوعہ ہیں تو آپ ان کو اصول موضوع قرار دے کر بے چارے اہل حدیثوں کی کفریات پیش کریں۔ مگر کریں تو سہی۔ لیکن یہ سوچ کر سامنے کون ہے۔

سنبل کر رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

ہاں حاضرین جلسہ میری اور میرے مخاطب کی مثال یہ ہے کہ میں اپنے دوست پر ایک سورو پے کی ناش کروں کہ آپ نے قرض لیا ہوا ہے آپ جانتے ہیں کہ عدالت میں میرا کیا فرض ہو گا۔ یہی کہ میں اپنے قرض کا ثبوت دوں، کوئی تمک پیش کروں یا گواہ لاوں۔ جب میں یہ گواہ لا چکوں تو مدعا علیہ پر جواب دینا فرض ہو گا۔ لیکن اگر میں ایسا کروں کہ عدالت میں جاتے ہیں اپنے دوست پر سوال کروں کہ بتائیے جناب کسی سے لے کر ادا کرنے کا حکم ہے یا نہیں، کسی کا حق دبانا گناہ ہے یا نہیں؟ معا علیہ پوچھئے کہ اُن سوالوں کو کیا تعلق؟ میں کہوں یہ اصول موضوعہ ہیں۔ ان کافیصلہ پہلے ہو جانا ضروری ہے۔ تو میرے ایسا کہنے اور اصرار کرنے پر مجھے خطرہ ہے کہ عدالت مجھ کو بریلی کے پاگل خانے میں بھیج دے گی۔ اے جناب اس قسم کا بے قاعدہ مناظرہ اور کوئی کرے تو کرے مگر بریلوی جماعت کو زیانیں جو آپ کر رہے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ اگر آپ ان سوالوں کو اصول سمجھتے ہیں تو میں آپ کو اختیار دیتا ہوں کہ جماعت اہل حدیث کے کفر کو نہیں اصول پر بنی قرار دے کر اس نمازی روزہ دار حاجی فدائے توحید و سنت جماعت کو بے شک کافر بنادیں۔

هم بھی ہیں سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو آج دیکھیں کاٹ تیرے ابروئے خمار کا
(لفظ "علم" کو "علم" پڑھنے پر اپنی خنگی اس جاہلانہ انداز میں مٹانے کی کوشش کی جس پر طالب علم بلکہ عام انسان بھی مذاق اڑائے گا۔ کیا علمی جزئیہ لائے ہیں خود ہی دیکھئے)

میرے فاضل دوست نے میرے تنقیف علم کی غلطی پکڑی ہے۔ کہا ہے کہ میں نے لفظاً علم کو علم پڑھا۔ میں نہیں کہہ سکتا یہ دعویٰ آپ کا کہاں تک صحیح ہے۔ اگر یہ اصول مجھے مانع نہ ہوتا کہ العلم چھیڑہ فہو کچھوہا تو میں بھی اس بے کار اچھیں میں نہ پڑتا۔ پس مختصر یہ ہے کہ مدعی بننے ہیں تو ان غریب نمازوں، حمازوں، محابوں، کے کفر کی وجوہات بتائیے۔ ورنہ مجھے موقع دیجئے کہ اس جماعت کو خدا کی پیاری جماعت اور اسلام میں کامل حصہ دار ثابت کروں۔ مجھے امید ہے کہ اب آپ کو اپنا منصب معلوم ہو گیا ہو گا۔ لہذا آپ قواعد مناظرہ کے خلاف نہ چلیں گے۔ اگر انی تنبیہات پر بھی آپ بدستور سابق سائل بننے جائیں گے تو میں پوچھوں گا کہ کس فتن کے اصول سے آپ سائل ہیں؟

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا بس اک نگاہ پڑھ رہے فیصلہ دل کا

نَقْلٌ پَرْجَهٌ / اِزْحَرَضْتُ شَيْءٍ بِيَشَهٍ اَهْسَنْتُ كَمْطَهْرًا عَلَى حَضْرَتِهِ :

الحمد لله رب العالمين فاضل مخاطب نے بہت انکار و اصرار کے بعد فرمادیا کہ میں آپ کو اختیار دیتا ہوں کہ جماعت اہل حدیث کے کفر کو انہیں اصولوں پر قرار دے کر اس نمازی روزے دار فدائے توحید نئٹ (غیر مقلد) جماعت کو بیشک کافر بنائیں۔

راہ پر ان کو لگا لائے تو ہیں با توں میں
اوکھل جائیں گے دوچار ملاقا توں میں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَعَوْنَ وَبِعَوْنَ رَسُولُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں پہلے آپ کے عقیدہ کو پھر آپ کے پیشوامولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے عقائد کو۔ پھر آپ کی مسلم حامی سُست ماحی بدعت ناصر ملکت جماعت دیوبندیہ کے عقائد کو پیش کرتا ہوں۔ میں بہت ادب کے ساتھ عرض کروں گا کہ ان عقائد کو ملاحظہ فرمانے سے قبل اللہ درس رسول جل جلالہ و صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی عزت و عظمت کو پیش نظر کھلیں۔ یہ خیال فرمائیں کہ قیامت ضرور آئی ہے۔ مجھے اور آپ کو مرنا ضرور ہے۔ روز محشر این و آں چنین و چنان، فلاں و فلاں کام نہ آئیں گے۔ وہاں اللہ جل جلالہ اور اس کے محبوب مطلع علی الغیوب منزہ من النقاٹ و العیوب شفع الذنوب ماحی الحطا و الحوب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کام پڑنا ہے۔ بغیر ان کے دامن کے کہیں بنا نہیں۔ بغیر ان کی مدد کے ہرگز بنا نہیں۔ مولانا عز وجل مجھے اور آپ دونوں کو راه حق دکھائے اور جیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کاغلام بنائے آمین ثم آمین یا ارحم الرحمین۔

اً: آپ اپنے رسالہ ”اہل حدیث کا مذہب“ ص ۸۸ پر لکھتے ہیں:

”اہل حدیث کا مذہب ہے کہ سوائے خدا کے علم غیب کسی مخلوق کو نہیں۔ نہ ذاتی نہ وہی نہ کبھی۔“

حالانکہ ہمارا پیارا رب کریم اپنے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی شان میں فرماتا ہے:
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينِ ۝
میرا حبیب غیب پر بخیل نہیں۔
اور فرماتا ہے:

فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ احْدًا اَلَّا مَنْ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ ۝
اللّٰهُ عَلِمُ الْعِيْبِ ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا
سوائے اپنے پسند کئے ہوئے رسولوں کے ۝

اور فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَطْلَعُكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللّٰهَ ۝
اللّٰهُ لَنْ نَهِيْسَ کہ اے عام لوگو تمہیں غیب پر مطلع کر دے۔
لیکن اللہ اپنے رسولوں میں جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔
یجتباً مِنْ رَسُولِهِ مِنْ يَشَاءُ ۝
اب سوال یہ ہے کہ ان آیات کریمہ اور ان کی امثال حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا اللّٰهُ تَعَالٰى کے بتانے سے غیب

پر مطلع ہونا ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر ہوتا ہے تو آپ کام کورہ بالاعقیدہ قرآن عظیم کے خلاف ہے یا نہیں؟ اور قرآن عظیم کے خلاف عقیدہ رکھنے والا مسلمان ہے یا نہیں؟ بینو تو جروا۔

۲: اب تمام جماعت غیر مقلدین دیوبند کے پیشوامولی اسماعیل دہلوی اپنی کتاب ”صراط مستقیم“، مطبع مجتبائی دہلوی ص ۸۶ پر لکھتے ہیں:

”بمقتضای ظلمت بعضها فوق بعض اور سوسرے زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر ہے وصرف همت بسوئے شیخ و امثال آس از معظیمین گو جناب رسالت آب باشد: پھنسیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ و خر خودست کہ خیال آس با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپید: خلاف خیال گاؤ خر کہ نہ آس قدر چسپیدگی می بود تعظیم بلکہ مہمان وظفری بود و این تعظیم و اجلال غیر کہ در نما ملحوظ و قصودی شود بشرک می کشد“

کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف خیال لے جانا اپنے نیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدر جہا بدرتے ہے؟ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ نیز یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین نہیں؟ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی گستاخی کفر ہے یا اسلام؟ بینو تو جروا۔

۳: انہیں مولوی اسماعیل صاحب نے اپنی مستند معتبر رمایہ ناز کتاب ”تقویۃ الایمان“ ص ۲۰ پر لکھا ہے:

”مسلمان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑے بھائی تو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے“ — اسی صفحہ پر لکھا: ”اویسا انبیا و امام و امام زادہ پیر و شہید یعنی جنتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں۔ اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے“۔

میرے فاضل مخاطب! اللہ کا وہ سب سے پیار محبوب خلیفہ مطلق نائب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس کے صدقے میں عرش و فرش لوح و قلم اور سارا عالم انسان پیدا ہوا۔ جس کی تعظیم و تو قبر کے احکام سے قرآن عظیم گونج رہا ہے۔ جس کے دربار میں بولنا حرام، جس کے آگے چلانا خدا کے آگے چلانا ہے، جس کو ایذا دینا خدا کو ایذا دینا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ جو اگر اپنے کاشانہ اقدس میں جلوہ گر ہو تو دروازے پر سے آواز دینا حرام، جس کا صرف نام پاک لے کر رکارنا منوع، جس کی شان میں ایسا لفظ بھی کہنا حرام جس میں ادنیٰ گستاخی کی بُلکتی ہو، جس کی رضا خود خدا چاہتا ہوا س کی شان عظیم میں یوں کہنا کہ ”جو سب سے بڑا بزرگ ہے وہ بڑے بھائی ہے تو اس کی بڑے بھائی کی تی تعظیم کیجئے“۔ بلا رور عایت فرمائیے کہ یا اس سر کار عرش وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین ہے یا نہیں اور سر کار رسالت کی گستاخی کفر ہے یا نہیں؟

۴: انہیں مولوی اسماعیل صاحب نے ”تقویۃ الایمان“ ص ۲۰ پر حدیث اریت لومرأۃ بقبیری کا ترجمہ لکھ کر لکھا ہے:

”یعنی میں بھی ایک دن مرکمٹی میں ملنے والا ہوں“

انصاف فرمائیے ایہ حدیث کے کس لفظ سے سمجھا جاتا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مرکمٹی میں ملنے والا بتانا سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین نہیں؟ کیا میرے مسلمان بھائیوں کا یہی عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حُضُور أَفْرَادُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَمَتْيٍ مِّنْ مَلَكٍ كَفَرَ ہے یا نہیں؟
بینوا تو جروا۔

۵: انہیں مولوی اسماعیل صاحب نے ”تقویۃ الایمان“ ص ۳۳۳ پر لکھا ہے:

”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔“

فرمائیے! کیا آپ اپنے گھر کے مختار نہیں؟ بتائیے یہ جو غیر مقلدین صاحبان آپ کے ساتھ ہیں یہ لوگ اپنے مال دھن دولت گھر باردوں کان تجارت کے مختار نہیں، کیا اللہ تعالیٰ نے ان صاحبوں کو ان چیزوں کا اختیار نہیں عطا فرمایا؟ پھر اللہ کے محظوظ خلیفہ مطلق پرتوکمл نائب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم کو یوں کہہ دینا کہ ”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں“ اللہ! انصاف فرمائیے کہ اس شہنشاہ عالیجاه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم کی توہین اور گستاخی نہیں؟ کیا حضور کی گستاخی کرنا کفر نہیں؟ بینوا تو جروا۔

۶: آپ نے اپنے رسالہ ”تحریک وہابیت پر ایک نظر“ ص ۳۳۴ پر لکھا:

”دیوبندی گروہ علم فقہ اور اس کے لوازم کے علاوہ علم حدیث و تفسیر میں تو غل رکھتا ہے اس لئے انہوں نے حنفی مذہب کو جو سوم ملکی سے آلوہہ ہو رہا تھا سوم شرکیہ بد عیہ سے نکھار کر خالص حنفی مذہب کی شکل میں دکھانے کی کوشش کی۔“

اسی کے ص ۲ پر ان کو علمائے اہل سُنّت میں شمار کیا جس سے معلوم ہوا کہ آپ انہیں مسلمان اور نہ صرف مسلمان بلکہ ماحی شرک و بدعت مانتے ہیں اور ایک یہی کیا؟ آپ کا اخبار ”اہل حدیث“ ان کی تعریفوں سے لبریز رہا کرتا ہے۔ اسی دیوبندی گروہ کے ایک مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی اپنی ”براہین قاطعہ“ مطبوعہ بلا میں سیٹھم پر لیں ساؤ ہورہ ص ۲۶۰ پر لکھا ہے:

”ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کواردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسے کا معلوم ہوا۔“

انصاف سے فرمائیے! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم کیلئے دیوبندی مولویوں کے معاملے سے اردو زبان کا آنا جو شخص بتائے اس نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم کی گستاخی کی یا نہیں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم

کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

۷: اسی دیوبندی گروہ کے ایک سرکردہ مولوی اشرفعی تھانوی نے اپنی کتاب ”حفظ الایمان“ ص ۶ پر لکھا:

”اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عروی بلکہ ہر صمی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔“

انصار سے فرمائیے! کیا اس عبارت کا مطلب یہ نہیں کہ معاذ اللہ جیسا علم غیب حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہے ایسا تو ہر بچے بلکہ ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں چارپاؤں کو بھی حاصل ہے۔ انصار سے فرمائیے! کیا اس میں حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی توہین اور گستاخی نہیں، کیا حضور کی گستاخی کفر نہیں؟ بینوا تو جروا۔

۸: انہیں مولوی خلیل احمد صاحب نے اسی براہین کے ص ۵۹ پر لکھا ہے:

”شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

کیا اس عبارت کا یہ مطلب ہے کہ حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام روئے زمین کا علم بتاؤ گے تو مشرق ہو جاؤ گے مگر شیطان کیلئے ثابت ہے کیا حضور سے زیادہ شیطان کا علم مانتے والا مسلمان ہے؟ آپ کی جماعت اہل حدیث ایسے شخص کو مسلمان سمجھتی ہے یا نہیں؟ کیا حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو مسلمان سمجھتے والا خود مسلمان ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

یہ چند سوالات اس وقت بالاختصار آپ کے پیش نظر کئے جاتے ہیں۔ اللہ انصار کی نظر درکار ہے۔ خدا کیلئے انصار سے دیکھئے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کو بہت زائد اشعار حفظ ہیں۔ مگر میرے مخاطب دیکھئے اللہ و رسول جل جلالہ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزت و عظمت کا معاملہ ہے۔ خالی شعر گوئی سے کام نہیں چلے گا۔ آہ اے اسلامی غیرت تو کہاں ہے، اے مذہبی عصیت تو کہاں گئی، اے مدینی آقا کی پر عظمت عقیدت دیکھ کے آج تجھ پر کیسے حملہ ہو رہے ہیں۔ خدا کی قسم ہماری ماں بہنوں کو گالی دواجائز ہے، مگر ہمارے آقا کے خاکپائے آستان یا سگ دربار کو تباہی نہ کہو جو اس کی شان کے خلاف ہو۔

ہماری شان اور ہمارے باب دادا کی عزت سپر ہے تمہارے مقابل عزت سر کار محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے۔ اے رب تو ایسا ہی کر۔

شب سہ شنبہ ۵ ربما دی الآخری ۱۴۲۲ھ نفیم محمد حشمت علی خال قادری رضوی لکھنؤی غفرلہ۔

۳: غیر مقلد مولوی:

(جو بات سے عاجز غیر مقلد مولوی نے حضرت شیر بشیہ سُنّت قدس سرہ کے ایمان افروز باطل سوزد لائل و برائیں سے بریز بیان کا جب یا اثر دیکھا کہ سارا جمیع غیر مقلدوں کے گندے گھونے عقائد پر ملامت و فریں کر رہا ہے۔ تو گھبرا کر حضور آکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تنقیص توہین کرنے والی جماعت کا گرویکا یک نعت گوئی کے ذریعے تلقیہ کرنے لگا) لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ میرے مخاطب نے بہت سی قیل و قال کے بعد اپنا منصب سمجھا کہ وہ مدعا ہیں۔ اس لئے ان کو اپنا مدعای ثابت کرنا چاہئے۔ مگر افسوس ہے کہ باوجود بہت سی کوشش سے مطلب پر آنے کی پھر بھی علمی غلطی کر گئے۔ سُنّتے صاحب! آپ کا فرض یہ ہے کہ اہل حدیث کے عقائد کا کفر ہونا قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔ آپ نے اپنے دعوے پر جتنے عقائد نقل کئے ہیں ان کے کفر ہونے پر آیت یا حدیث نہیں پڑھی۔ سب سے پہلے ہمارا مذہب سُنّتے جو یہ ہے۔

یا رب تو کریم و رسول تو کریم صد شکر کہ هستم میانِ دو کریم

اور صاف لفظوں میں سُنّتے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ سارے بندوں میں بلکہ سب دنیا میں حضور پر نور علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ افضل اور اعلیٰ بشر ہیں۔ جس کو یوں سمجھئے کہ ”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“ اس لئے جو لفظ آپ نے حضور کی توہین کرنے والوں کے حق میں کہے ہیں ہمارا بھی ان پر صاد ہے۔ میرے دوست بلند آواز سے چیخ کر منہ رونا بنا کر عوام کے جذبات کو بھڑکانا مناظر ہیں بلکہ محروم کی مرثیہ خوانی ہے۔ آپ نے جو طریق اختیار کیا ہے۔ اہل علم کی شان سے بعید ہے۔ چونکہ غیر مقلدین کو کافر ثابت کرنے کیلئے مقلدین دیوبندیہ کا ذکر نا حق داخل کر دیا۔ مقلدین کے فعل پر غیر مقلدین کو سزا دینا کہاں کا انصاف ہے۔ کیا اسی برترے پر آپ خدا کا خوف یاد دلاتے ہیں؟ آہ۔

بروز حشر گر پر سند خسرو را چراکشتی چخواہی گفت قربانت شومتاں ہماں گویم

پس میں از روئے انصاف ایک ایسے مباحثہ میں جو غیر مقلدوں کے اثبات کفر اور دفع کفر کیلئے ہو مقلدین دیوبندیہ کے فعل کا جواب دنہیں ہو سکتا۔ [۱] آپ نے سب سے اول میرے رسائل سے علم غیب کی لنگی پیش کر کے یہ عقیدہ کفریہ بتایا ہے۔ مگر اسی رسائل سے بات کی دلیل نہیں بتائی جس میں قرآن مجید کی آیت کے علاوہ آپ کے فقہاء کے اقوال سے بھی دلیل پیش کی ہے۔ سُنّتے ہمارے مذہب کی دلیل یہ ہے کہ قل ما کنت بداعاً من الرسل وما ادری ما يفعل بی ولا بکم یعنی اے ہمارے رسول تو کہہ دے کہ میں نہیں جانتا کل کو میرے کیا پیش آئے گا۔ اور تمہارے کیا پیش آئے گا۔ مذہب حنفیہ

[۱] دیوبندیہ کے عقائد کفریہ سے یوں پہلے جھاؤ کر فرار اختیار کیا کہ ان سے ہمیں کوئی تعلق نہیں۔ واہ رے مطلب پرستی تیرانگ بھی خوب ہے۔ عین شیر کے حملے کے وقت اپنی سگی لاڈی بہن کو یوں بے سہارا چھوڑ کر بھاگ نکلیں گے سوچا بھی نہ تھا۔ چ تو یہ ہے کہ جو بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والنشار کا غدار ہو وہ اپنوں کا بھی وفادار ہونیں سکتا۔ عجب کہ عقائد میں باہم متفق ہیں پھر بھی کس طرح عاربرداشت کر کے فرار فرمائے ہیں۔

(نقیر محمد فاران رضا عغی عنہ)

رحمہ اللہ کی معتبر کتاب حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فقة اکبر کی شرح میں لکھا ہے: ذکر الحنیفة تصریحًا بالسکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ یعنی علماء حنفیہ نے صاف لکھا ہے کہ جو کوئی آخر پرست کو غیب جانے والا سمجھے وہ کافر ہے۔ بس یہی ہمارا نہ ہب ہے جو قرآن اور حدیث میں اور کتب فقہ میں ملتا ہے۔ پس اگر غیر مقلدوں کا یہ عقیدہ کفر ہے تو یہ آپ کے بڑے بڑے علماء بھی کافر ہوئے یا نہیں؟ میرے دوست آپ اہل حدیث کو کافر بناتے ہوئے اپنے بزرگوں کو کیوں کافر بنانے لگ گئے۔ خیر تو ہے؟ غازی اسلام مجاہد فی سبیل اللہ مولیٰنا شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جو حضور علیہ السلام کی نسبت بھائی کے لفظ لکھے ہیں ان کو بھی آپ نے کسی آیت یا حدیث سے کفر ثابت نہیں کیا۔ افسوس ہے ایک مذہبی عالم ہو کر قرآن و حدیث سے اس قدر علیحدہ چل کر گویا وہ ان دونوں کو جانتا ہے ہی نہیں۔ سننے قرآن مجید میں حضرات انبیاء علیہم السلام کو عموماً اس کی قوم کا بھائی کہا۔ اخوهم صالح، اخوهم ہود وغیرہ۔ حدیث شریف میں خود رسالت مبارکہ فرماتے ہیں اعبدوا ربکم اکرموا الخاکم یعنی اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی یعنی میری عزت کرو۔ اس حدیث کو مولانا شہید مرحوم نے لکھا ہے جس پر آپ خفا ہیں۔ کہنے پھر آپ ہی مولانا پر خفا ہیں یا خود رسول پاک پر۔ ہال یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نفع کا اختیار نہیں رکھتے یہ قرآن مجید کی آیت کا حکم ہے۔ چنانچہ انسیوں میں پارے میں ارشاد ہے قل انی لا املک لكم ضراً ولا رشدًا یعنی حدا فرماتا ہے اے رسول تو کہہ دے کہ میں تمہارے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

بھائی جان لپنے اسلامی بھائیوں کو اس طرح بدنام کر کے کوئی شخص خدا کا مقبول بندہ نہیں بن سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہمارا نہ ہب اور عقیدہ سننے۔

وَنَبِيُّوْنَ مِنْ رَحْمَتِهِ لَقْبَ بَارِنَةِ وَالا	مَرَادِيْنَ غَرِيْبُوْنَ کِی بَرَلَانِے وَالا
وَهُوَ اپنے پرائے کا غم کھانے وَالا	مَصِيْبَتِ مِنْ غَيْرِيْنَ کِی کام آنے وَالا
ضَعِيْفُوْنَ کَا بُلْجَا فَقِيرُوْنَ کَا ماوَلَے	تَبِيْمُوْنَ کَا وَالِی غَلامُوْنَ کَا مَوْلَے

غرض اہل حدیث کا وہی عقیدہ ہے جس پر قرآن و حدیث شاہد ہیں۔ اب میں وقت کی پابندی میں اسی پر قناعت کرتا ہوں۔ باقی آئندہ۔

گَنْگَلَوَا هَمِينَ درُوشِي نَه بُودَ وَرنَه با تو ما جِراها داشتيم

ابوالوفا شمار اللہ امترسی

نَقْلٌ پَرْجَهٌ ۝ رَازِ حَضْرَتِ شِيرِ بَيْشَهُهُ الْمُسْتَمْظَهُرِ عَلَى حَضْرَتِهِ :

میرے فاضل مخاطب بہت قیل و قال کے بعد اصل مطلب پر تشریف لائے۔ مگر افسوس روشن وہی رہی۔ میں پھر اپنے فاضل مخاطب کو اس طرف توجہ دلارہا ہوں کہ تحریریں شائع ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایسا نہ ہو کہ مدارس دینیہ کے اطفال کو مضمون کی نیزی کا موقع ہاتھ آئے۔

میرے سوالات آٹھ تھے۔ جن میں تین سوالوں کے جواب کو تو یوں ٹال دیا کہ وہ مقلدین کی عبارات ہیں جن سے غیر مقلدین کو تعلق نہیں حالانکہ میں نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ آپ انہیں مسلمان شرک و بدعت کامٹانے والا جانتے ہیں۔ اور ان کے پیشوامولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اپنے آپ کو غیر مقلدین کا ہم عقیدہ بتاتے اور صرف اعمال کا فرق مانتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ جواب نہیں دیتے۔ اگر ان عبارتوں میں گستاخی ہے اور آپ انہیں مسلمان مانتے ہیں تو کیا آپ پر ازالہ نہیں؟ میرے فاضل مخاطب نے ہر جگہ مجھے مدعا بتایا ہے۔ حالانکہ میں سائل ہوں۔ آپ سے سوال کر رہا ہوں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ میرے جواب دینے کے بعد لائے مجھی سے سوال فرماتے ہیں؟

میرے فاضل مخاطب نے اپنے عقیدے پر ازالہ کا یہ جواب دیا کہ قرآن عظیم نے فرمایا ہے قل ما کنت بدعا من الرسل الآیة میں اپنے فاضل مخاطب سے گذارش کروں گا کہ آپ آئیوں کو آئیوں سے لڑانا چاہتے ہیں۔ میں نے جو آئیں پیش کی ہیں ان سے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے عطاً علم غیب ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر ہوتا ہے تو اس کے جواب میں آیت پڑھ دینے کے معنی تو یہی ہیں کہ معاذ اللہ باہم آیت میں ایک دوسرے کی مخالفت ہے۔ میرے فاضل مخاطب ذرا سنبھل کر فرمائیں حنفیہ کرام کی جن عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے ان میں کیا دلیل ہے کہ ذاتی عطاً دونوں فتنمیں مراد ہیں۔ ورنہ کیا ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن عظیم کی مخالفت کی ہے۔ قرآن تو فرماتا ہے ”ہم نے غیب بتایا“ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معاذ اللہ یوں کہہ دیں کہ عطاً علم غیب ماننے والا بھی کافر ہے؟

میں نے آپ سے سوال کیا تھا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کو اپنے بڑے بھائی کی تعظیم کے مثل بتانا، حضور کو کسی چیز کا اختار نہ ماننا، حضور کے نماز میں خیال لانے کو بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدر جہاب در بتانا گستاخی ہے یا نہیں؟

مولیٰ صاحب مجھ سے سوال کرنے لگے کہ قرآن و حدیث سے اس کے تو ہیں ہونے کا ثبوت لاوے۔ مولوی صاحب نے اکر مو اخاکم پیش کی ہے۔ حالانکہ وہ تو اضعیٰ ارشاد ہے۔ کیا ایک شہنشاہ کسی غلام سے کہہ دے کہ ”بھائی پانی لاوے“ تو اس چمار کو یہ کہنے کا حق ہوگا کہ اب بادشاہ کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہئے؟

مولوی صاحب نے بعض آیات پیش کی ہیں۔ حالانکہ وہ اللہ کا فرمان ہے وہ جو چاہے کہے۔ ہم کو کیا حق ہے کہ ہم بھی

وہی لفظ کہیں۔ کیا اگر آپ کے والد ماجد نے آپ کو بیٹا کہہ کر بھی پکارا ہو تو کیا آپ کے بیٹے کو بھی یہ حق ہو سکتا ہے کہ وہ بھی آپ کو بیٹا کہہ کر پکارے؟ کیا اگر وہ ایسا کرے تو بے ادب گستاخ نہ ٹھہرے گا؟

فضل مخاطب نے مختار نہ ہونے کے ثبوت میں آیت پیش کی ہے۔ حالانکہ اسی مضمون کی دوسری آیت بھی ہے۔ قل لا ملک لنفسی نفعا ولا ضراوا الا ما شاء اللہ جس سے صاف ثابت ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللہُ کی مشیت سے ضرور و ضرر کے مختار ہیں۔ آپ نے خود فرمایا ہے ع ”مرادیں غربیوں کی برلانے والا“ اب فرمائیے جس کو کچھ اختیار نہ ہو کیا وہ غربیوں کی مرادیں برلا سکتا ہے؟ میں پھر اپنے فاضل مخاطب سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنے جواب پر دوبارہ غور فرمائیں اور میرے تمام سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں۔

فقیر حشمت علی غفرله القوی۔

۵: غیر مقلد مولوی:

مولوی حشمت علی صاحب مناظر بریلوی نے پھر وہی علمی غلطی کی ہے۔ میں اپنے پہلے پرچوں میں بار بار لکھا آیا ہوں کہ آپ مدعا ہیں۔ جس کو گجراتی میں وادی کہتے ہیں مگر معلوم نہیں کہ آپ اس منصب سے گھبرا تے کیوں ہیں۔ اس پرچے میں آپ نے میرے لفظوں کی پوری نقل اُتاری ہے۔ جس کیلئے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میں ہنسوں تو کوئی بات نہیں بعد چھپنے کے طلبہ کیا کہیں گے کہ آپ فرماتے ہیں ”خدا چاہے نبیوں کو قوموں کا بھائی کہے ہم کیوں کہیں“ کیا خوب اے جناب وہی قرآن جس کے ایک ایک حرفاً پڑھنے پر دس دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے جب ہم ان آیات کو پڑھیں گے تو ان کا مطلب اپنے ذہن میں نہ لائیں گے اور ان پر ایمان نہ رکھیں گے؟ ہاں یہ کیسی دھوکہ وہی یاد ہو کہ خوری ہے کہ میرا باپ مجھ کو بیٹا کہے تو بیٹا بھی مجھے بیٹا کہے۔ کون کہتا ہے مگر میرا بیٹا مجھ کو میرا باپ کا بیٹا تو جانے گا۔ جب اس سے پوچھا جائے گا کہ تیرا باپ کس کا بیٹا تھا تو کیا وہ یہ کہے گا کہ اللہ کا سمجھان اللہ کیسے عالمی خیال ہے۔

میں نے علم غیب کے متعلق اپنے مذہب پر آیت پیش کی تو آپ کہتے ہیں کہ آپ آیتوں کو لڑانا چاہتے ہیں جناب یہ سوال خدا سے کجھے۔ جس نے وہ آیتیں قرآن میں اُتاریں۔ میں نے تو اپنے عقیدہ پر آیت پیش کی ہے۔ جس کا جواب آپ نے یہ کیا دیا کہ آیتوں کو لڑانا چاہتے ہو۔

اے صاحب! سنئے آپ کفر کے اثبات کے مدعا ہیں میں معرض ہوں۔ علم مناظرہ اور علم معقول بتا رہے ہیں جس کی قرآن مجید تائید کرتا ہے کہ مدعا کو دلیل قطعی کی ضرورت ہے۔ مانع کو احتمال بھی کافی ہے۔ سامعین میں ایک مثال میں آپ کو مطلب سمجھاؤں۔ مولوی صاحب نے مجھ پر دیوانی مقدمہ کیا کہ میں نے سورو پے لینا ہیں۔ میری بیوی میں لکھا ہے میں نے حاکم کو کہا اُس بھی میں آگے چل کر دیکھنے کے میرا سورو پیغام ہے یہ میں کر مولوی حشمت علی صاحب کو جواب تو کچھ آیا نہیں کہتے ہیں تم میری بھی کو لڑانا چاہتے ہو۔ بتائیے حاکم کیا کہے گا؟ کوئی قانونی کارروائی کرے گا یا ان کو بریلی کا جان کر معاف کر دے گا۔ اے

صاحب آیتیں نہیں اڑتیں آپ لڑتے ہیں۔ میں نے بھرے جلسے میں اپنے مذہب کے ثبوت میں آیت پیش کی۔ آپ کی کتب حفظیہ سے قول پیش کیا۔ آپ نے اس کا کیا جواب دیا؟ دیا ہو تو مہربانی کر کے بتا دیجئے گا کہ یہ جواب ہے۔ آپ نے اس سے پہلے پرچہ میں مولانا شہید مرحوم کی کتاب سے نماز میں آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے خیال لانے کو براتایا ہے۔ مگر اس کی وجہ سمجھی۔ آپ کیا صحیح ہے ”قد راین بادہ نہ دانی بخدا تا خشی“ مقام تو حید ہے۔ مولانا مرحوم کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی اُمَّتَی حُضُورِ عَلِیٰ اسلام کا خیال نماز میں لائے گا تو بوجہ اس عظمت و عزت کے جو اس کے دل میں حضور پر نور کی ہے وہ بجائے خدا کے حضور کو سجدہ نہ کر دے۔ یہیں کہ وہ ذات اقدس کو برآ کہتے ہیں۔ بلکہ ذات رسالت کو اتنے رتبے میں بلند اور باعزت جانتے ہیں کہ سجدہ کر دینے کا خطرہ ہے۔ مولانا سمعیل شہید کا ایمان اور عقیدہ معلوم کرنا ہو تو سنو حضرت مددوح تقویۃ الایمان کے شروع میں لکھتے ہیں ”اللَّهُ تَعَالَى هُزُرَ هُزُرَ شَكَرَ“ کہ تو نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی امت میں بنایا، آے جناب علم معانی کا مسئلہ ہے کہ خدا کا قائل اگر غیر خدا کی طرف نسبت کرے تو کافر نہیں ہو سکتا بلکہ وہ نسبت مجازی ہوتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بے چارے فدائیں تو حید و سنت اہل حدیث کے مقابلے میں سارے علمی اصول بالائے طاق رکھے جاتے ہیں۔ ع ”تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے“۔

آپ نے پہلے پرچہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ مولانا شہید مرحوم نے آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو مٹی میں ملا ہوا لکھا ہے۔ جناب آخر اس حدیث کا مطلب کیا ہے؟ اس میں ذکر ہے کہ سل رسول الله صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قبل رجلہ الحدیث یعنی آنحضرت کو فون کرتے ہوئے پیروں کی طرف سے قبر مبارک میں اُتارا گیا حضور کے دفن ہونے کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فراق میں اُنس رضی اللہ عنہ کو نہیں کہا تھا اے اُنس میرے باب پر مٹی ڈالنا تم کو کیسے پسند آیا؟

میں پوچھتا ہوں کیا حضور علیہ السلام کی قبر مبارک مدینہ شریف میں ہے یا نہیں؟ پھر وہ قبر سونے کی ہے یا چاندی کی یا مٹی کی؟ جو کچھ بھی ہے حضور کا جسم مبارک اُس میں ہے یا نہیں؟ پھر کیا یہی کفر ہے جو ہم مدینہ شریف جا کر دیکھا آتے ہیں۔ آہ اے اسلام تیرے حامی و ناصراً آج کیسے پیدا ہوئے ہیں جو تیرانام بلند کرنے والوں اور تیری طرف سے کافروں کے سامنے سینہ پر کرنے والوں کو کافر کہتے ہیں۔ میں نے جو حالی مرحوم کی مسدس سے آنحضرت کو غریبوں کا حاجت روکھا ہے وہ انسانی اختیار کے اندر ہے نہ ان اختیار سے باہر۔ جیسے ایک انسان کسی غریب پر حکم کھا کر اُس کی حاجت میں مدد کرتا ہے مختصر یہ ہے کہ ہم اس اصول میں آپ سے متفق ہیں کہ حضور پر نور علیہ السلام کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ اب آپ بھی مہربانی کر کے اس اصول

لے مہربانی کے قابل نہیں مگر کئے یتیں۔ کہ جناب کے عقل و فرست کے علی معيار سے لوگ غافل نہ رہ جائیں۔ قابل یہ کی تحریر میں درج ہے ”میرے فاضل مناطق ذرا سنجھل کر فرمائیں حفظیہ کرام کی جن عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے ان میں کیا دلیل ہے کہ ذاتی عطاً دونوں میں مراد ہیں ورنہ کیا مالا ملی قاری رحمہ اللہ نے قرآن عظیم کی مخالفت کی ہے؟ کہ قرآن تو فرماتا ہے ہم نے غیب بیان اور مالا ملی قاری رحمہ اللہ عز وجلہ کیا عطاً لامعیب مانتے والا کافر ہے؟ اس کی تفصیل حضرت نے آگے خود فرمائی ہے“ (فقیہ محمد فاران رضا غفرانی عنہ) لہ ہائے افسوس صد افسوس یہ دیکھئے غیر مقلدین کا عقیدہ کہ ایک انسان تو درسرے انسان کی مدد کا اختیار رکھتا ہے مگر حضور شافع یوم المشور سے اس قدر دشمنی ایسا حسد، ذاتی عادات کے صاف بک دیا کہ حضور کی چیز کے مالک و مبتدا نہیں۔ کیا یہ توہین نہیں، کیا یہ غیر مقلد ملوکی کا جدید کفر نہیں؟ ولا حوال ولا قوۃ الالہ الشاعلی عظیم۔ (فقیہ محمد فاران رضا غفرانی عنہ)

میں ہم سے متفق ہو جائیے کہ کسی مسلمان پر نا حق الزام اور افترا کرنے والا بڑا ظالم ہے۔ جس کے حق میں ارشاد ہے ا نما یفتری الکذب الظین لا یؤ منون یعنی بندوں پر جھوٹ افترا وہی کرتے ہیں جو اللہ کی آیت پر ایمان نہیں رکھتے۔

آہ مولانا مجھے ڈر لگتا ہے کہ اہل حدیث جب اپنی نمازوں کی وجہ سے چکتے ما تھے لے کر خدا کے سامنے پیش ہوں گے اور آپ ان کو کافر کہتے ہوں گے تو اس وقت آپ خدا کو کیا جواب دیں گے؟ آہ۔

بڑا مزہ ہو کہ مشریق میں ہم کریں شکوہ وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

مولوی صاحب جو عقائد کفریہ اہل حدیث کے آپ نے پیش کئے ان کے جواب تو آیات، احادیث اور قول فقہا سے آپ نے سُن لئے۔ اب کوئی اور بھی جدید پیش کیجئے۔

تیر پر تیر چلا تو تمہیں ڈرس کا ہے سینہ کس کا مری جان جگر کس کا ہے

ابوالوفا شمار اللہ

نقل پرچہ ۲ راز حضرت شیر بیشہ الہ سنت مظہر علی الحضرت :

میرے فاضل مخاطب نے ایک طویل تحریر مختلف چھوٹے چھوٹے پر چوں میں لکھی ہوئی عنایت فرمائی۔ افسوس مولوی صاحب کا انصاف تو یہ تھا کہ جب کسی شخص سے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین اور گستاخی سنتے، کیسا، ہی ان کا معظم پیارا بزرگ ہوتا مگر اللہ و رسول کے مقابلے میں اُس کی حمایت نہ کرتے۔ مگر مولوی صاحب ان توہینوں کو ان گندی گندی گالیوں کو اسلام بنانے کیلئے ناپاک تاویلوں کے سمندر میں البحار ہے ہیں۔

مسلمانو! اللہ! انصاف! اب تم خود ہی سمجھ لو کہ ہمارے فاضل مخاطب کے دل میں اللہ و رسول کی زیادہ محبت ہے یا مولوی اسمعیل صاحب کی؟ میں اپنی زبان سے اس کا فیصلہ کیا کروں۔ ”عاقلاً نیک می دانند“ میں اس وقت اس تحریر پر بطور تبصرہ چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ میرے مخاطب حواس کو بخار کر جواب دیں گے۔

۱: میرا ایک سوال یہ تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو معاذ اللہ شیطان کے علم سے کم بتانے والا مسلمان ہے یا نہیں؟ مولوی صاحب نے اس کا کیا جواب دیا؟

۲: میرا ایک سوال یہ تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو معاذ اللہ پاگلوں جانوروں والا مسلمان ہے یا نہیں؟ میرے مخاطب بتائیں کہ ان کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

۳: میرا ایک سوال یہ تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم مبارک کو معاذ اللہ پاگلوں جانوروں کے علم کے مثل بتانے والا مسلمان ہے یا نہیں؟ فاضل مخاطب بتائیں انہوں نے اس کا کیا جواب دیا۔ بھرم اللہ یہ سوالات میرے تینوں ان پر بدستور قائم ہیں۔ مولوی صاحب کو نہیں ہاتھ لگانے کی ہمت نہ ہوئی۔

۴: ”تفویہ الایمان“ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله و سلم کی تعظیم کو بڑے بھائی کی سی تعظیم بتایا۔ مولوی صاحب اس کی تاویل رکیک یہ فرماتے ہیں کہ قرآن عظیم میں اخوہم صالح۔ اخوہم ہو د آیا ہے۔

کیا فاضل مخاطب بتاسکتے ہیں کہ قرآن عظیم میں اخوہم محمد بھی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله و سلم کیا ان کا کوئی الگ قرآن ہے یا سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله و سلم کو باقی انبیاء پر قیاس کیا جائے گا؟۔

۵: قرآن عظیم نے خود یہ تو فرمایا کہ ہو د علیہ السلام اپنی قوم کے بھائی اور صالح علیہ السلام اپنی قوم کے بھائی میں مگر کہیں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اے قوم عاد! اے قوم ثمود! تم بھی ہو د اور صالح علیہما السلام کو اپنا بھائی کہو؟

۶: فاضل مخاطب فرماتے ہیں: ”جب ہم ان آیات کو پڑھیں گے تو ان کا مطلب اپنے ذہن میں نہ لائیں گے؟“ ضرور لائیں گے۔ یوں کہ خدا نے ان کو ایسا فرمایا۔ نہ یہ کہ ہم بھی انہیں اپنا بڑا بھائی کہنے لگیں۔

۷: فاضل مخاطب فرماتے ہیں کہ: ”میرا بیٹا محمد کو میرے باپ کا بیٹا تو جانے کے میرا باپ کس کا بیٹا تھا“ مولوی صاحب! جب وہ آپ کو یوں کہے کہ اے میرے دادا کے بیٹے تو کیا وہ اپنی ماں کو بھی یوں کہہ سکے گا کہ اے میرے باپ کی بیوی؟ مولوی صاحب! اذرا سنبھل کر فرمایا کچھ گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ ہوش و حواس سے کام لججھے۔

۸: آہ مولوی صاحب آپ کو کیا منشا تھیں۔ مگر اپنے مسلمان بھائیوں کو آگاہ کرنے کے لیے ضرور گزارش کروں گا کہ اللہ کے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله و سلم کی تعظیم و احترام کا سبق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سیکھئے کہ جب وہ حضور میں کچھ عرض کرتے تو پہلے کہتے ”فداک ابی و امی یار رسول الله“ اے سرکار! میرے ماں باپ آپ پر صدقہ وہ صحابہ جو تمام امت میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں وہ بات کرنے سے پہلے اپنے ماں باپ کو آپ پر قربان کرتے ہیں اور ایک یہ حضرات غیر مقلدین ہیں جو اس محبوب کبریا تاجدار نبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله و سلم کو بڑا بھائی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلمانو! اسلام وہ ہے جو حضرات صحابہ کرام کا طریقہ تھا یا یہ جو ان غیر مقلد صاحبوں کا شیوه ہے؟۔

ذکر رکن کا ٹقص کا جو یاں رہے

پھر کہے مرد کہ ہوں امت رسول اللہ کی

۹: آہ مولوی صاحب کو قرآن و حدیث پر عمل کا ادعاء ہے۔ مگر قرآن عظیم سے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله و سلم کی تعظیم کا طریقہ نہ پوچھا۔ کیا وہ یہ بتاتا ہے کہ حضور کی تعظیم بڑے بھائی کی کسی کرنی چاہئے؟ ارے سنبھلو سنبھلو خدا را ہوش میں آؤ۔ دیکھو دیکھو وہ فرماتا ہے قل ان کان اباء کم و ابناء کم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال ان اقترفتموها و تجارة تخشوں کسادها و مساکن تر صونہا احباب الیکم من الله و رسوله و جهاد فی سبیلہ فتر بصواتی یاتی اللہ بامرہ والله لا یهدی القوم الفاسقین۔ یعنی اے محبوب تم فرمادا گر تمہارے باپ

داد اور تمہاری اولاد اور تمہارے بھائی بند اور تمہاری بیبیاں تمہارے کنبے قبیلے کے لوگ اور وہ مال جس کو تم نے جمع کیا اور تمہارے بیوپا جس کے کھوٹ سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو ان میں سے کوئی چیز بھی اللہ و رسول سے اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے تمہیں زیادہ پیاری ہو تو منتظر ہو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اُتارے اور اللہ ایسے نافرمانوں کو راہ نہیں دیتا۔ دیکھو دیکھو اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزت اور عظمت پر ایمان لا اوان کو بڑا بھائی بنانے سے باز آؤ ورنہ کل روز قیامت اس کا مزہ دیکھو گے۔ ہوش میں آؤ کل مولوی اسماعیل تمہارے کام نہ آئیں گے حضور شفیع المذنبین اپنے غلاموں کی بگڑی بنائیں گے۔

۱۰: مہربانی فرم اکر یہ بھی بتا دیجئے اکروم مو اخاکم کے یہی معنی ہیں کہ میری تعظیم بڑے بھائی کی ہی کرو۔

۱۱: آپ لکھتے ہیں ”آجیوں کو ٹرانا چاہتے ہیں جناب یہ سوال خدا سے کیجئے جس نے وہ آجیں قرآن میں اتاریں“۔ اس عبارت میں آپ نے اقرار کر لیا ہے کہ خدا کی آجیں ضرور آپس میں اٹھ رہی ہیں۔ مگر آپ اس کا ذمہ نہیں لیتے۔ کیوں جناب من! میں جانتا ہوں انہیں کھبر اہٹ میں آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکل گئے۔ ورنہ اگر آپ ہوش سے کام لیتے تو سمجھ لیتے کہ یہ عقیدہ کفر ہے جو کلام باہم مکار ہا ہو وہ ہرگز خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔ جب آپ کے نزدیک قرآن کریم کی آیات کریمہ باہم مکار ہی ہیں تو آپ نے اس کا اقرار کر لیا کہ معاذ اللہ قرآن آپ کے نزدیک خدا کا کلام نہیں۔ آریا آپ کے اس کلام سے واقف ہو کر بہت خوش ہوں گے۔ اور گومتری پی کر آپ کو دعا کیں دیں گے۔ میں پھر آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ جلد از جلد اس فقرے کو واپس لیجئے۔ آریوں کو مدد نہ دیجئے۔

۱۲: میں نے یہ سوال کیا تھا کہ اگر کوئی بادشاہ عالیجاہ اپنے غلام سے تو اضعاف مرائے ”بھائی پانی لا“ تو کیا اس غلام کو اس بادشاہ کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہئے؟ آپ نے اس کا جواب کچھ نہ دیا۔ اور یہ سوال میرا آپ کے اوپر بدستور قائم ہے۔

۱۳: بریلی میں پاگلوں کا علاج ہوتا ہے۔ آپ سے کیا کہوں مگر آپ کی جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو اس سے کہتا کہ بریلی میں پاگلوں کیلئے شفا خانہ ہے۔ اس میں جا کر اپنے دماغ کا تنقیہ کراؤ، فصد کھلاؤ۔

اسوس آپ نے قرآن عظیم کی مثال ”بھی“ سے دی ہے۔ جناب! کان کھول کر سُنْتے! ہی ایک انسان کی بنی ہوئی ہے۔ اس میں سینکڑوں غلطیاں ممکن ہیں۔ مگر قرآن پاک اللہ واحد قدوس کا کلام ہے۔ اس میں کسی قسم کی کوئی غلطی، کوئی تعارض، کوئی تناقض، کوئی تناقض قطعاً ممکن نہیں۔ میں آپ کو پھر بتاتا ہوں کہ اس تعارض کے اٹھانے کا یہی طریقہ ہے کہ آیاتِ نفی میں علم ذاتی یا علم محیط مراد یا جائے۔ اور آیاتِ اثبات میں علم عطاوی اور علم بعض مراد ہو۔ یعنی اللہ العز وجل کے سوا کسی مخلوق کو ذاتی یعنی بغیر خدا کا دیا ہوا علم غیب نہیں۔ اور تمام غیوب کا علم محیط خدا کے ساتھ خاص ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو بعض علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں۔ اگر آپ رفع تعارض کا یہ طریقہ تسلیم نہ کریں تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ آپ کے نزدیک معاذ اللہ کلام الہی کی آجیں باہم اٹھ رہی ہیں۔

۱۷: عطای علم غیب کے ثبوت میں میں نے تین آئیں پیش کی تھیں۔ آپ ان کے جواب کا ذکر اپنی زبان پر نہ لائے۔
 ۱۵: مولوی اسماعیل صاحب نے نماز میں حضور کے خیال لانے کو بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بد رجہ بدل دیتا یا۔ افسوس ایسی گندی کا می حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں سُن کر آپ کے دل کو ٹھیک نہ گئی۔ اُس کی بگڑی کے بنانے کیلئے بے کار تاویلیں شروع کر دیں۔ اور پھر اسلام کا دعویٰ؟

حالانکہ یہ خود ”تقویۃ الایمان“ کے خلاف ہے۔ اس کے صفحہ ۵۶ پر ہے:

”یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولے اور اُس سے کچھ اور معنی مراد نہیجے۔“

لیجئے اُسی صفحہ پر کہا: ”کوئی شخص بادشاہ سے یا اپنے باپ سے ٹھھٹھا نہیں کرتا۔ اور حکمت نہیں بولتا۔ اس کام کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ۔“

مبارک ہو! آپ کے امام نے آپ کے اگلے پچھلے راستے بند کر دیئے۔ اب نہیں معلوم اپنی مشکل کشائی آپ کس سے کرائیں گے۔

۱۶: تاویل ”ہی“ وہ جو خود فاعل کی تصریح کے خلاف ہوا۔ آپ کے امام تو یہ فرماتے ہیں کہ ”حضور کا خیال بیل گدھے کے خیال سے اس لئے بدتر ہے کہ حضور کا خیال تعظیم سے آئے گا۔ بیل گدھے کا تو ہیں کے ساتھ۔ اور یہ تعظیم جو حضور کی نماز میں نقصوں ہو گی مشرک بنادے گی۔“ اور آپ یہ فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی شخص حضور کو توحید نہ کر لے۔ آپ فرمائیے آپ سچ یا آپ کے امام؟

۱۷: آپ نے ”تقویۃ الایمان“ سے شروع کے الفاظ جن میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر تعریف ہے مسلمانوں کو دھوکے دینے کیلئے نقل فرمائی۔ کیا اس سے آپ کے امام کی برآت ہو سکتی ہے؟ کیا ایک شخص ایک خط میں آپ کو القاب پر تعظیم لکھے اور باقی خط میں آپ کو گالیاں لکھے تو محض القاب میں تعریف کر دینے سے اُس پر سے گالیاں دینے کا الزام اٹھ جائے گا؟

۱۸: آپ نے علم معانی کا ایک مسئلہ پیش فرمایا ہے۔ میرے مخاطب کیا قرآن عظیم اور حدیث کریم میں علم معانی کو قابل عمل بتایا ہے؟ جب آپ کے نزدیک قرآن پاک اور صحاح ستہ کے سوا کوئی چیز قبل عمل ہی نہیں تو آپ کو دو من دوسرے کا پکڑنے کا حق کیونکر ہو سکتا ہے؟

۱۹: افسوس افسوس!! آپ نے اپنے امام صاحب کی ساری کوششوں پر پانی پھیردیا، ساری تقویۃ الایمان اس سے بھری ہوئی ہے کہ یا رسول اللہ یاغوث کہنے والے، انبیاء اولیاء سے مدد مانگنے والے آپ کی نذر نیاز کرنے والے وغیرہ وغیرہ مشرک ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنے والوں سے اگر پوچھا جائے تو وہ بھی انبیاء اولیاء کو خدا اور خدا کا شریک نہ کہیں گے۔ اور انہیں خدا کا بندہ، اُس کا مخلوق، اُس کا محبوب بتائیں گے۔ آپ کے پیش کردہ مسئلہ کی رو سے وہ لوگ مسلمان ہیں۔ آپ ذرا فرمائیے! آپ کے امام



صاحب مسلمانوں کو مشرک بتا کے بھکم حدیث خود مشرک ہوئے یا نہیں؟ افسوس میں پھر آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ۔
یوں دوڑنے نہ رچھی تا ان کر اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

۲۰: افسوس آج آپ کی ازدؤ دانی بھی محل گئی۔ آپ نے مٹی میں ملنے اور مٹی سے ملنے میں فرق نہیں کیا۔ آپ کے نزدیک ”سے“، ”میں“ دنوں کے معنی ایک ہیں۔ مٹی میں ملنے کے معنی اردوئے معلیٰ میں کسی چیز کے آخر، مُفْتَشٰ ہو کر ذرات خاک میں مل جانے کو کہتے ہیں۔ چاندی کا برادہ اگر زمین میں مل جائے تو اس کو مٹی میں مانا کہیں گے۔ کہ اس نے اپنا خزانہ مٹی میں ملا دیا۔ اگر ایسا ہے تو میں ادب کے ساتھ ایک سوال کرنے کی اجازت لوں گا۔ زید آپ کے پاس ایک لٹھامانت رکھے پھر وہ آپ سے گم ہو جائے۔ تو ہم یوں کہیں گے کہ زید کا لٹھا آپ سے غائب ہو گیا۔ لیکن آپ کے نزدیک یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ زید کا لٹھا آپ میں غائب ہو گیا۔ اگر آپ کو اپنے معاملے میں ”سے“ اور ”میں“ میں فرق نظر آیا تو کیا اللہ کے پیارے عجیب صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ کریم ہی آپ کی ناپاک تاویل کی نشانہ بنی رہے۔ انا لله وانا الیه راجعون۔

۲۱: افسوس آج میں ایک ایسے شخص سے جس کو مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے اور اپنے ہم عقیدہ گروہ میں سردار کہلاتا ہے۔ یہ الفاظُ رہا ہوں ”کیا حضور علیہ السلام کی مردمبارک مدینہ شریف میں ہے یا نہیں پھر وہ قبرسونے کی ہے یا چاندی کی یا مٹی کی“۔ ارے سُنُوْسُنُو!! جس مقدس طبیب طاہر خاک پاک سے وہ جسدرِ اُندھُس ملا ہے۔ عرشِ عظیم کے مالک کی قسم، سونا چاندی کیا چیز ہے وہ ہم تمام مسلمانوں کے نزدیک عرشِ عظیم اور کعبہ مقدس سے افضل ہے۔ کعبہ کی عزت اُس پر صدقے عرش کی عظمت اُس پر قربان۔

۲۲: آپ فرماتے ہیں کسی مسلمان پر ناحقِ اذرام اور افتراء کرنے والا باطالم ہے۔ ہم اس شخص کو کس طرح مسلمان کہہ دیں جو ہمارے آقامولیِ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی شان میں ذرہ بھر گستاخی کرے۔ جس کی مثال میں آپ کو اچھی طرح سے کھول کر دکھا چکا ہوں۔ اللہ اللہ پھر اپنے اُس اقرار کو یاد کیجئے کہ حضور پُر نُور علیہ السلام کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ کاش اب تو جی کرتا کر کے فتویٰ دے دیجئے کہ اقوالِ مذکورہ کے قائمین کون ہوئے؟ یا آپ کی شریعت باہر والوں کیلئے اور ہے اور گھر والوں کیلئے اور؟

۲۳: آپ فرماتے ہیں اس وقت آپ خدا کو کیا جواب دیں گے ہاں ہاں! ہم اپنے رب جل وعلا اور اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے حضور انشاء اللہ تعالیٰ صافِ عرض کر دیں گے کہ جن لوگوں نے تیری اور تیرے پیاروں کی شان میں گندی گندی گستاخیاں کیں، ہم انہیں کس طرح مسلمان سمجھ سکتے تھے۔ جسے کہتے ہیں محشر عید ہے وہ اہل سنت کی کبھی دیکھیں گے حق کو اور بھی صورتِ محمدؐ کی (جل جلالہ و صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

۲۴: آپ فرماتے ہیں ”جواب تو آیاتِ احادیث اور اقوالِ فقہا رسم سنن لئے“، اب سُننے میرے فضل مخاطب! میں ادب

کے ساتھ یہ سوال آپ ہی کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں یہ جواب ہوایا دین و دیانت سب کو جواب ہوا۔
۲۵: آپ فرماتے ہیں: ”اب کوئی اور بھی جدید پیش کیجئے“ میرے مخاطب پیش تو جو کچھ میں نے کیا تھا اُسی سے آپ اپنا پیچھانہ چھڑا سکے۔ پہلے سوالات تو آپ پر آٹھ اور اگلے تین ملائکر گیارہ ہی تھے یہ جدید سوالات ملائکر کل کتنے ہوئے؟
اب آپ کے عقائد بھی آپ کے سامنے میں کھول کر رکھ دوں گا تو آپ ہی فرمائیے آپ کا کیا حال ہوگا؟ مگر ہم آپ کا کاسہ سوال ضرور آب زلالی جواب سے لبریز کر دیں گے۔ انشاء اللہ۔

مسلمانو! وہ بلند و بالا سر کا جس کی چادر شریف کو میلا کہنا کفر، جس کی طرف نسبت کی نسبت کرنا کفر، جس کے علم کو گھٹانا کفر، جس کو تنقیصاً یتیم کہنا کفر، جس کو علی کے خر سے یاد کرنا کفر، جس کی شان کسی طرح گھٹانا کفر، جس کی طرف اہانتا بکری کے چرانے کی نسبت کرنا کفر، جس کی کسر شان نشے میں بھی جائز نہ ہو مجبوری اور زبان کی بے اختیاری جہاں نہ سُنی جاتی ہو، جس کی سر کار میں وہ بھی پکڑا جائے، جس کی طرف گمان ہو کہ ہوش میں بھی ایسا ہی کہتا ہوگا۔ اہ اُس کی تعظیم بڑے بھائی کی سی تعظیم بتائی جائے، ان کا خیال بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر کہا جائے، ان کا نام پاک بغیر کسی ادب و تعظیم کے لے کر یوں کہا جائے کہ ”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں“، ان کو مرکمثی میں ملنے والا بتایا جائے، ان کے علم کو جانوروں کے علم کے مثل کہا جائے، ان کے علم پر شیطان ملعون کے علم کو بڑھایا جائے، ان کو اُردو زبان میں دیوبندی مولویوں کا شاگر بتایا جائے؟

اے مسلمانوں کے ایمان! تو شہادت دے کہ حضور کی توہین کی جاتی ہے یا نہیں، حضور کی شان رفیع میں گالیاں دی جاتی ہیں یا نہیں؟ اے خوف خدا! اہ اے شرم و حیا! آہ! کیا ان گستاخیوں کی حضور کو خبر نہ ہوگی، کیا اس سے طبع نازک و صدمہ و اذیت نہ پہنچے گی؟ ارے ایسی گستاخیوں پر قیامت نہ آئے گی، کیا خدا کا سامنا نہ ہوگا، کیا حضور محمد ﷺ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو منہ دکھاننا نہ ہوگا؟ یاد رکھو! کہ ذکر در دوائل عذاب کی تم کو بشارت ہے۔ اے آسمان کے چمکنے والے تارو! اے نخلستان کے پھر کنے والے پتو! اور زمین کے پامال ذررو! گواہ رہو کہ ہم کو غیر مقلدین صاحبان سے دنیا کا کوئی نقصان نہیں پہنچا، ہماری جاندار دمال پر انہوں نے کوئی حملہ نہیں کیا، ان سے ہماری دنیوی یاداتی دشمنی کوئی نہیں۔ مگر آہ! کہ انہوں نے ہمارے آقا کی گستاخی کی، اور خدا کی قیمت اس کا وہ صدمہ ہے کہ ہمارے ایمانی قلب کو تسکین نہیں ہو سکتی۔ اس پر ہم جتنا روئیں بجا ہے۔

فیقر حشمت علی خال قادری رضوی غفرلہ۔

۶: غیر مقلد مولوی:

(چونکہ غیر مقلد مولوی شمار اللہ کی اب تک کی ساری جمع پوچھی کے پرانچے اڑ چکے تھے۔ لہذا یا تو لغویات میں وقت ضائع کیا یا پرانی باتوں کو پھر سے دُہرایا۔ بلکہ یہاں تک کہہ بجا گے کہ علمائے دیوبند مولوی اشتعلی صاحب اور مولوی خلیل احمد صاحب کو ہم بڑی عزت سے دیکھتے ہیں۔ مگر اب میں کہہ چکا وہ مقلد ہیں اس جگہ ان کے کسی فعل کے جواب دہ، ہم نہیں ہو سکتے۔ کیا کھلا ہوا فرار ہے۔ اسی بیان میں مزید یہ بھی کہہ دیا کہ علمائے دیوبند مقلد ہیں غیر مقلدوں سے بالکل جدا گئے ہیں۔)

آپ نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں بہت کچھ کہا ہے۔ بھائی صاحبان مولوی حشمت علی صاحب نے جتنا بھی حضور کی تعریف میں کہا وہ میرے کہنے سے بہت کم ہے۔ میں تو ایک ہی فقرے میں سب کچھ کہہ چکا ہوں۔ یاد نہ ہو تو سن لو۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر، یعنی خدا کے بعد ساری مخلوق میں حضور علیہ السلام ہی بڑی عزت والے بزرگ ہیں۔ مگر آخر بشر ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید آپ کو ببشر مثلکم فرماتا ہے۔ مولانا سمعیل شہید نے جہاں حضور علیہ السلام کو بھائی کا لفظ لکھا ہے میں بتاچکا ہوں وہ حدیث شریف کا ترجمہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ عبدوار بکم واکر مو اخاکم یعنی اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی یعنی میری عزت کرو۔ مولانا شہید کے الفاظ یہ ہیں۔

”سوان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہئے نہ خدا کی سی۔“

مسلمان بھائیو کیا تم اس بات کو پسند کرو گے کہ حضور علیہ السلام کی تعظیم خدا کی سی کی جائے۔ میں حیران ہوں کہ میں تو مولانا شہید قدس اللہ سرہ کی کتاب سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کر کے پیش کرتا ہوں میرے مخاطب اس حدیث کو مانتے ہیں اور ترجمہ کو صحیح جانتے ہیں مگر جواب میں بتاتے نہیں کہ آخر اس حدیث کا مطلب کیا ہے؟ بجائے جواب دینے کے اور بجائے دلیل سے مناظرہ کرنے کے عوام کو پھر کانے کا مسئلہ جمع کر رہے ہیں۔ حالانکہ ہم ہزار دفع کہتے ہیں کہ اس کو حضور پیغمبر خدا مصطفیٰ احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی تو کیا حضور کی جوئی کی بے ادبی کرنے والے پر بھی ایک لعنت سو لعنت ہزار لعنت بلکہ ان گنت لعنت بر سے سُنو۔

میں عاشق ہوں اس اپنی پوری صدائ کا ۔۔۔ مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا

(پھر اسی پر انے زخمی اعتراض جس کا جواب ماقبل میں دیا جا چکا ہے دہرایا)

میں نے اپنی تائید میں شرح فرقہ اکبر کی عبارت نقل کی تھی جس میں لکھا ہے کہ جو کوئی علم غیب انبیا کا عقیدہ رکھے علمائے حنفیہ نے کھلے لفظوں میں اُس کو فرکھا ہے۔ وہ کتاب میرے ہاتھ میں ہے جو مصر اور ہندوستان دونوں ملکوں کی چھپی ہوئی ہے۔ اس کی عبارت آپ صاحبان کو پھر سنا تا ہوں۔ سنئے۔ ذکر الحنفیہ بالتصریح بالتفکیر باعتقاد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله۔ یعنی جو شخص حضور علیہ السلام کے حق میں یہ عقیدہ رکھے کہ آپ غیب جانتے ہیں اس کی بابت علمائے سلف حنفیہ نے صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ وہ کافر ہے۔ مولوی صاحب آپ ان یچارے اہل حدیثوں کو کافر بتانے لگے تھے۔ جونہ بتا سکے۔ مگر میں دکھاتا ہوں کہ آپ کے علمائے سلف علم غیب رسول کا عقیدہ رکھنے والے کو کافر کہتے ہیں۔ آہ۔

الجھا ہے پاؤں یار کازلف دراز میں ۔۔۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

ہاں حضرات علمائے کرام میں ان دونوں آئیوں میں تلقین عرض کرتا ہوں پس آپ ہی میرے مخاطب کو سمجھائیے کہ ثبت میں قضیہ مہملہ ہے جو جزئیہ کے حکم میں ہے۔ اور فی میں سلب کلی ہے جو مہملہ سابقہ کے حکم میں ہے۔ دو مہملوں میں تعارض

نہیں ہوتا کسی کو علم ہے تو سمجھے۔ ۱

آپ نے بڑے سوز و گداز سے حضور علیہ السلام کی قبر مبارک کو عرش معلیٰ سے بھی مقدس بتایا۔ مگر یہ نہ بتایا کہ آخر وہ زمین ہے یا آسمان۔ درجہ میں تو کلام نہیں ہماری تورات دن پکار ہے۔

مدینے کا مسافر کوئی پاجاتا ہوں حضرت آتی ہے یہ پہنچا میں رہا جاتا ہوں
بلکہ ہماری تو دعا ہے جو حضرت عمر خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے۔

اللهم ارزقنى شهادة فی سبیلک واجعل موتی فی مدینة رسولک

مگر کیا یہ راستی نہیں کہ مدینہ شریف بھی مٹی کی زمین ہے۔ کیا آریوں کے سوال پر بھی آپ یہی سوز و گداز کر کے وقت ٹالیں گے۔ آپ کی بے معنی لمبی تقریر پر بے ساختہ میرے منھ سے یہ شعر نکلتا ہے۔

مل تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی عجیب چیز ہے یہ طول مدعای کے لیے

اے جناب خفانہ ہو جئے ذرا میدان مناظرہ اور میدان وعظ میں فرق کیا تیجھے ورنہ مجھے کہنا پڑے گا کہ۔
ابھی دل ربائی کے انداز سیکھو کہ آسان نہیں دل بجانا کسی کا

آپ نے میری اردو دانی پر بھی اعتراض کیا ہے۔ اللہ اللہ پوربی اور اعتراض! ہاں جناب مٹی میں اور مٹی سے ان دونوں میں تو فرق ہے مگر یہ تو بتائیے کہ جس چیز کے نیچے مٹی اور اوپر مٹی دائیں بائیں مٹی غرض چاروں طرف مٹی سے گھری ہوئی چیز وہاں کیا کہیں گے؟ مٹی سے کہیں گے یا مٹی میں فرمائیں گے؟

صاحبان دیکھئے میں آج کس عالم و فضل سے بحث کر رہا ہوں۔ جن کے سامنے علم معانی کا قاعدہ بیان کرتا ہوں تو کہتے ہیں یہ کوئی قرآن و حدیث ہے؟ اللہ اللہ میں تو مستتا تھا عملائے بریلی علم و فضل کے مالک ہیں مگر آج معلوم ہوا کہ۔

ہم شخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی جا کر جو دیکھا تو عماد کے سوا پچ

ہاں صاحب جو آپ لوگوں میں یہاں تک علم والنصاف ہے کہ علم مناظرہ کا حوالہ دوں تو اس پر قرآن کی آیت پوچھیں۔

۱۔ غیر مقلد مولوی کا یہ بیان اپنانہیں تھا بلکہ اس کے پرکھوں کی جمع پونچی تھی جو اس وقت اس نے پیش کی۔ مگر کیا خبیر تھی کہ ”انقلاب آسمان ہو جائے گا“، اب اس کی اور اس کے پرکھوں کی جہالت دیکھئے اور مزہ بیجھے۔ پہلے کہا کہ آیات مثبتہ للغیب میں قضیہ ہملدے ہے جو جزئیہ کے حکم میں ہے۔ پھر کہا کہ اور آیات نازیہ للغیب میں سلب کلی ہے۔ جو ہمہ سالبہ کے حکم میں ہے۔ وادھے غلمندو! سلب کلی اور پھر ایجاد بجزئی؟ اب ان عقل کے دشمنوں سے کوئی کہے کہ جب کلی کا سلب کر دیا تو جزا ایجاد کہاں سے آئے؟ مثمن سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ سالبہ کلیہ کی نقیض موجودہ جزئیہ آتی ہے۔ جناب نے اجتماع لفظیں کر دیا۔ لطف تو یہ کہ یہ تطبیق ہے۔ جس سے بزم خود تعارض رفع کر رہے ہیں۔ جس تطبیق میں ایسا تعارض ہے کہ مبتدی طالب علم بھی اگست بدندا ہے۔ کہ اتنی صریح جہالت وہ بھی میدان مناظرہ میں وہ بھی غیر مقلدوں کا گرو کیسے دکھاسکتا ہے۔ حیرت یہ کہ اس جہالت پر بیڑہ کہ ”کسی کو علم ہے تو سمجھے۔“

(فقیر محمد فاران رضا غفرلہ)

ایسے لوگ اہل حدیث کو کافر کہیں تو اہل حدیث بھائیو خوش ہونا چاہئے کیوں؟
 صائب دو چیز میں شکنند قد رش عرا تعریف ناشناس سکوت قدر شناس
 آخر میں میں آپ پر پھر واضح کرتا ہوں کہ آپ مقلد بھائیوں یعنی دیوبندیوں کے خیالات سے غیر مقلدین کو ملزم بنانے
 نا انصافی نہ کریں۔ اور اگر ان کے جوابات سُننے کا شوق ہے تو میر ارسالہ ”تکذیب المکفرین“ دیکھئے۔ مزید شوق ہے تو دیوبندیا
 راندیر چلے جائیں۔

مسلمان بھائیو سُنو ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے کہ حضرت سید الانبیاء احمد مجتبی حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سبب بشریوں
 سے سید البشیر تھے۔ آپ کی پیروی کے سعادووزخ سے نجات نہیں ہو گی۔ آپ کی پیروی میں خدا راضی اور خدا سے وہ راضی۔
 یا رب تو کریم رسول تو کریم صد شکر کرہ ستم میان دو کریم

ہاں یاد رہے کہ ہم حضور کی توهین کرنے والوں کو کافر جانتے ہیں۔ لیکن مولا نا سماعیل غازی فی اللہ اور جاہد فی سبیل اللہ
 جخنوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اپنا سرخاک و خون میں اٹا دیا۔ ان کو ہم ہر طرح سے مسلمان بلکہ بزرگ مسلمان
 جانتے ہیں۔ گجراتی بھائیو تم لوگ شاید نہیں جانتے کہ مولا نا سماعیل کون ہیں؟ مولا نا سماعیل کا حال معلوم کرنا ہو تو ان کی زندگی
 کے حالات کی کتاب ”حیوة طبیبہ“ پڑھو یاراندیر میں جا کر حضرت مولا ناغلام صاحب مرحوم حنفی کے خاندان سے پوچھو آپ
 کو معلوم ہو جائے کہ مولا نا سماعیل رحمۃ اللہ علیہ کیا تھے۔ آہ۔

وہ بھلی کا کڑ کا تھایا صوت ہا دی ز میں ہند کی جس نے ساری ہلا دی نئی ایک لگن سب کے دل میں لگا دی
 اک آواز میں سوتی بستی جگا دی
 پڑھا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے کہ گونج اٹھے دشت جبل نام حق سے

ابوالوفا شاہر اللہ

نقل پرچہ راز حضرت شیر پیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت:

الحمد لله الحمد لله !!! حق آیا اور باطل بھاگا اور بے شک باطل بڑا بھگا ڈاہے۔ کل سے میر امناظر ہ مولوی شاہر اللہ
 صاحب سے اس وقت تک ہوتا رہا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ یہ بات پہلے طے ہو چکی تھی کہ مناظرے میں غیر مقلدین صاحبان
 کو لازم ہو گا کہ وہ مناظرے میں اپنا مسلمان ہونا ثابت کریں گے۔ اور ہم اہل سُنّت اس پر اعتراض کریں گے۔ میرے فاضل مناظر
 نے اتنی طویل طویل تحریروں میں میرے بہت سے سوالات کے جواب نہ دیئے۔ حالانکہ ان سے گذاش کر دیا گیا تھا کہ کتنا بھی وقت
 صرف ہو گر تما مسالات کے مفصل جواب دیجئے۔ مگر مولوی صاحب نے بہت سے سوالات سے میرے کمزی کمزی۔ جن جن سوالات
 کے جوابات آپ سے نہ ہو سکے ان کی فہرست یہ ہے:

- (۱) شخص حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کی گستاخی کرنے والے کو مسلمان جانے وہ خود مسلمان ہے یا نہیں؟
- (۲) ضروریاتِ دین کی کیا تعریف ہے؟
- (۳) ضروریاتِ دین کا انکار کرنے والا مسلمان ہے یا نہیں؟
- (۴) تعظیم و توہین کا کیا معیار ہے۔
- (۵) آپ کے نزدیک رشید یہ کس طرح قابل عمل ہو سکتی ہے، وہ نہ قرآن عظیم ہے نہ صحاح ستہ؟
- (۶) میں نے ایک آیت پیش کی کہ حضور غیر پر بخیل نہیں اس کا جواب نہ دیا۔
- (۷) میں نے دوسری آیت پیش کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے غیر پر پسندیدہ رسولوں کو مطلع فرماتا ہے اس کا جواب نہ دیا۔
- (۸) میں نے تیسرا آیت پیش کی کہ اللہ تعالیٰ غیر بتانے کیلئے رسولوں کو چون لیتا ہے اس کا جواب نہ دیا۔
- (۹) حدیث کے کس لفظ سے سمجھا جاتا ہے کہ میں بھی مر کے مٹی میں ملنے والا ہوں؟
- (۱۰) یوں کہنا کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں کیا حضور کی توہین نہیں؟
- (۱۱) کیا حضور کو دیوبندی مولویوں کے تعلق سے اردو آجاتانا حضور کی توہین نہیں؟
- (۱۲) کیا علم سر کار کو علم شیطان سے کم بتانا حضور کی توہین نہیں؟
- (۱۳) کیا علم حضور کو پا گلوں جانوروں کے علم کے شل بتانا حضور کی توہین نہیں؟
- (۱۴) میں نے آپ کی کتاب سے اور پیشوائے دیوبند گینگوہی صاحب کے اقوال سے ثابت کر دیا کہ غیر مقلدین اور دیوبندی دونوں عقائد میں متعدد ہیں صرف اعمال کا فرق ہے۔ اس کا جواب بھی نہ دیا۔
- (۱۵) کیا شہنشاہ کسی غلام سے کہہ دے کے بھائی پانی لا تو اس غلام کو یہ کہنے کا حق ہو گا کہ اب بادشاہ کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنا چاہئے۔
- (۱۶) میں نے آیت سے ثابت کیا تھا کہ حضور کو پیش نفع نقصان کا اختیار ہے جوان کے رب نے چاہا اس کا جواب بھی ندارد؟
- (۱۷) کیا جب آپ کا بیٹا آپ کو یوں کہے کہ اے میرے دادا کے بیٹے تو وہ اپنی ماں کو بھی کہہ سکے گا کہ اے میرے باپ کی بیوی؟
- (۱۸) قرآن عظیم میں کہیں اخوه مُحَمَّد بھی ہے؟
- (۱۹) کیا قرآن عظیم میں یہ بھی ہے کہ اے تمام قوموں اپنے انبیاء کو بڑے بھائی کہو؟
- (۲۰) کیا قرآن عظیم یہ بھی بتاتا ہے کہ حضور کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنا چاہئے؟
- (۲۱) کیا اکرم موالا خاکم کے بھی معنی ہیں کہ میری تعظیم بڑے بھائی کی سی کرو؟

- (۲۲) کیا قرآن عظیم پر ”بہی“ کی مثال صادق ہو سکتی ہے؟
- (۲۳) آپ نے بیل اور گدھے کے خیال کی جتوالیں کی وہ خود آپ کے امام کی تصریح کے خلاف ہے یا نہیں؟
- (۲۴) کیا ”تقویۃ الایمان“ میں الفاظ اتوہین کی تاویل سے منع کیا ہے یا نہیں؟
- (۲۵) کیا کسی کی کچھ تعریف کر دینے سے اس کو گالیاں دینے کا استحقاق ہو جاتا ہے؟
- (۲۶) کیا علم معانی کا قبل علم ہونا قرآن و صحاح سنت میں ہے؟
- (۲۷) آپ کا مسئلہ علم معانی کی بنا پر آپ کے امام مشرک ہوئے یا نہیں؟
- (۲۸) کیا مٹی میں ملنا اور مٹی سے ملا ایک ہے؟
- (۲۹) کیا یہ کہنا صحیح ہے کہ زید کا لڑھاپ میں غائب ہو گیا؟
- (۳۰) آپ نے پہلی خریر میں فرمایا ہے ”مولوی حشمت علی نے جتنا بھی حضور کی تعریف میں کہا ہے وہ میرے کہے سے بہت کم ہے۔ حالانکہ میں اپنی تقریروں میں حضور کو مطلع علی الغیب کہہ چکا ہوں۔ کیا آپ ایسا مانتے ہیں یا یہ الفاظ مخفی پرده تقدیم میں فرماتے ہیں؟
- (۳۱) آپ نے پھر حدیث کی بحث چھیڑی ہے۔ اس کے جواب میں سوال نمبر ۲۱ کا جواب دیجئے۔
- (۳۲) آپ نے ملاعی قاری کی عبارت پیش کی۔ حالانکہ وہ اس عبارت سے اور فرماتے ہیں : الا ما اعلمهم اللہ تعالیٰ احیاناً یعنی انبیاء، علیہم السلام کو وہی علم غیب ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں تدریجًا و قتاً فوتھا فرمایا ہے۔ آپ نے اسے کیوں چھپا لیا؟
- (۳۳) آپ نے لایعلم الغیب من فی السموات والارض الغیب الا لله کو مہمل سالبہ کے حکم میں بتایا کیا قضیہ کا اہماں موضوع پر موقوف نہیں؟ کیا اللہ عزوجل نے معاذ اللہ آپ کے نزدیک معین نہیں کیا؟ کیا یہ کفر نہیں؟ لے
- (۳۴) آپ کے پیشوامولوی اسما علیل صاحب نے ”کیروزی“ میں صفحہ ۲۷۷ پر لکھا ہے کہ ”خدا بھی جھوٹ بول سکتا ہے اس کو سمجھنے سے پہلے ایک تمہید ملاحظہ کریں۔ قضیہ جملیہ تین اجزاء سے تیار ہوتا ہے۔ موضوع، محوال، نسبت تامہ خبریہ۔ یعنی قضیہ جملیہ کا وجود انہیں اشیائے ثلاثہ سے ہوتا ہے۔ جن میں سے ایک موضوع بھی ہے کہ بغیر اس کے قضیہ کا وجود نہیں ہو سکتا۔ پھر قضیہ کی اس کے موضوع کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں۔ شخصیہ، طبیعیہ، محصورہ، مہملہ۔ اب ان میں سے ہم دو قسموں محصورہ اور مہملہ پر بحث کریں گے۔ محصورہ: وہ قضیہ جملیہ ہے جس کا موضوع کلی اور حکم افراد موضع پر ہوا افراد کی مقدار کلایا بعض ایمان کردی گئی ہو۔ مثلاً کل نبی مطلع علی الغیب۔ مہملہ: اہماں بمعنی چھوڑنا ہوا چھوڑنا اور اصطلاح میں وہ قضیہ جملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو۔ اور حکم افراد موضع پر ہو۔ لیکن افراد کی مقدار کلایا بعض ایمان نہ کریں گئی ہو۔ مثلاً المؤمن مغفور۔ یعنی اس میں افراد کی مقدار کلایا بعض ایمان نہیں کی جاتی۔ بلکہ چھوڑ دی جاتی ہے۔ اہماں اور احصار افراد کا ہوتا ہے۔ اور وہ افراد موضع کے ہیں۔ تو احصار بھی موضوع کا ہوتا ہے۔ اور اہماں بھی موضوع کا۔ اب بحث اہماں سے (باتی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

ہے۔ کیا یہ کفر نہیں؟

(۳۵) انہیں مولوی اسماعیل صاحب نے ”تفویۃ الایمان“ صفحہ ۲۷ پر لکھا ہے کہ ”ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے پچمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔“ کیا انہیں علیہم السلام کو پچمار سے زائد ذلیل بتانا گالی نہیں؟ کیا غیر مقلدین ان عقائد کے باوجود مسلمان ہیں؟

(۳۶) انہیں مولوی اسماعیل صاحب نے ”ایضاً الحق“ صفحہ ۳۰ پر خدا کو مکان و زمان و جہت سے پاک مانتے کو بدعت و گمراہی بتایا کیا یہ کفر نہیں؟

(۳۷) خود آپ مولوی شارع اللہ صاحب نے ۲۵ ستمبر جمعہ کے دن کہا کہ ”حضرت کا قبیل خلاف شریعت ہے اس لئے ضرور گردانیا چاہے۔ اگر سلطان ابن سعود نے اسے نہ گرایا تو وہ مجرم ہوں گے۔ اگر اس کو اس میں کسی باعث سے تأمل ہو تو ہمیں اجازت دے ہم وہاں پہنچ کر گرا میں اور سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جو اس پر تیشہ چلاوں گا۔“ دیکھو ”غیبی گولہ“، بہمی ۱۴۲۵ نومبر ۱۹۰۶ء۔

کیا ایسا کہنے والا مسلمان ہے؟

(۳۸) ملا علی قاری جو آپ کے مستند ہیں ”حل العقیدہ شرح البردہ“ میں فرماتے ہیں: ”علمهم ما نمایکون نہرا من بحور علمه و حرفا من سطور علمه“، یعنی لوح قلم کا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم مبارک کے سمندر میں سے ایک ایک نہر اور حضور کے علم کے دفتروں میں سے ایک حرف ہے۔ کیا اب بھی ملا علی قاری کو کافر کہنے گا؟

(۳۹) یہی ملا علی قاری ”شرح شفا“ میں فرماتے ہیں: ”لان روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر فی بیوت اهل الاسلام، یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح مقدس ہر ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرمائے۔

(باقي حاشیہ صفحہ ۷ شترکا) ہے۔ حضرت شیریشہ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت کریمہ لا یعلم الغیب من فی السموات والارض الغیب الا اللہ پیش کر کے غیر مقلد مولوی سے سوال کیا کہ آپ نے اس آیت کو مہملہ سالبہ کے حکم میں بتایا۔ کیا قضیہ کا اہماں موضوع پر موقوف نہیں؟ یعنی اگر یہ قضیہ مہملہ سالبہ ہے تو قضیہ کا اہماں موضوع پر موقوف اور جب قضیہ کا اہماں موضوع پر موقوف تو کیا آیت کا معنی یہ نہ تکالکہ اللہ تعالیٰ نے یعنی نہیں کیا؟ تکالکا بعضاً بیان نہیں کیا کہ کون غیب نہیں جانتا؟ حالانکہ آیت میں صراحت ہے کہ من فی السموات والارض تو کیا اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرمائیا کہ زمین و آسمان میں کوئی (ذاتی) غیب نہیں جانتا؟ اور کیا مہملہ مانے کا معنی نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے یعنی نہیں کیا، تکالکا بعضاً بیان نہیں کیا کہ کون غیب نہیں جانتا؟ پھر کیا یہ آیت کریمہ لا یعلم الغیب من فی السموات والارض کا صاف صریح انکار نہیں؟ کیا قرآن کی آیت کا انکار کفر نہیں؟ یہی حضرت شیریشہ سنت مظہر علی حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاہر لا جواب سوال فرمایا ہے۔ جس کے جواب سے شارع اللہ امر تسریتا آخر مہوت رہے۔ اور جواب کے نام سے جواب دے گئے۔ هذا ماظہر لی (فتیق محمد فاران رضا حشمتی غفرلہ القوی)

ہاں ذرا اب بھی مالی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ”تقویۃ الایمان“ سے شرک اور کفر کا فتویٰ دیجئے! ان دونوں عبارتوں میں اگر مولوی صاحب ثابت کر دیں کہ اصل کتابوں میں نہیں ہے تو جو فرمائیں انہیں انعام ملے گا۔

(۲۰) آپ کے امام نے ”تقویۃ الایمان“ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں یوں کہا کہ ”مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے“ کیا یہ حضور کی توہین نہیں؟

یہ آپ کی آخری تقریر ہے۔ مہربانی فرم اکرم میرے ان تمام سوالات کے مفصل جوابات بغیر دیئے ہوئے ہرگز یہاں سے نہ اٹھئے۔ آپ کے تشریف لانے کا مقصد یہی ہے کہ غیر مقلدوں کو مسلمان ثابت کریں۔ لسم اللہ! ان کے بعض عقائد کفریہ آپ کے سامنے ہیں۔ انہیں اسلام بتائیے یا غیر مقلدوں سے توبہ کرائیے۔ یہ یاد ہے کہ ہم کسی کو کافر بنانے نہیں بلکہ جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذرہ برابر تو ہیں کرے اُسے کافر بتاتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اپنی آخری تقریر میں ان تمام عقائد کفریہ کا جواب دے دیں گے۔ اگر آپ نے ان تمام سوالات کے جوابات مفصل نہ دیئے تو آپ کی شکست ہوگی۔ اور ثابت ہو جائے گا کہ آپ غیر مقلدوں کو مسلمان ثابت نہ کر سکے۔

محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنؤی غفرلہ۔

۷: غیر مقلد مولوی:

(سوالات قاہرہ کے جوابات سے عاجز مولوی شاء اللہ آخری تقریر میں بھی عاجز ہی رہے۔ آخر میں پھر وہی راگ الپا کہ علمائے دیوبند مقلد ہیں، ہم ان کے جوابات نہ دیں گے۔ اور بولے.....)

غیریت ہے آپ نے آخر میں یہ فرمایا کہ مولوی شاء اللہ کے آنے کی غرض یقینی کہ غیر مقلدین کو مسلمان ثابت کرتے۔ مگر افسوس کہ مجھے مدعا بن کر تقریر کا حق ہی نہ دیا۔ بلکہ سوالات پر سوالات کی بھرمار کر دی۔ جن کے جواب بار بار دیئے گئے۔ علم غیب کے متعلق قرآن مجید کے ساتوں پارہ وغیرہ سے ثبوت دیا۔ کہ خدا خود فرماتا ہے اے نبی تو کہہ دے کہ میں غیب نہیں جانتا۔ شرح فرقہ اکبری عبارت میں علمائے حنفیہ کا فتویٰ دکھایا کہ حضور کے حق میں علم غیب کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔ ضروریاتِ دین کی تفسیر کرنا آپ کا کام تھا۔ جواہل حدیثوں کو ضروریات کے منکر بتاتے ہیں۔ ہاں جو سوالات معقول تھے، ہم نے ان کے جواب دے دیئے۔ یہ بھی صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ حضور کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ تقویۃ الایمان پر ہر اعتراض کا جواب قرآن وحدیث سے دیا۔

ہاں آپ نے پوچھا کہ میں حشمت علی حضور علیہ السلام کو مطلع علی الغیوب کہتا ہوں کیا آپ بھی کہتے ہیں؟ میں نے اس کا جواب ابھی پہلے پرچے میں دیا کہ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضور کو خدا نے غیب کی باتیں میں بتائیں گے جو قرآن وحدیث میں آئی ہیں۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ اس باغ کے درخت اور درختوں کے پتے کتنے ہیں۔ اس کی بابت قرآن کی آیت صریحہ بتارہی ہے کہ

ہاں آخر میں میں آپ کو اہل حدیث کا مسلمان بلکہ پکے مسلمان ہونا بتاؤ۔ جو بالکل دومنٹ کا کام ہے۔ قرآن مجید میں بتایا ہے کہ مومن مسلمان کون ہے بس جو باقی قرآن مجید میں خدا نے مسلمانوں میں بتائی ہیں وہ ان اہل حدیثوں میں دیکھیجئے۔ اگر ہیں تو یہ لوگ پکے مسلمان ہیں۔ ارشاد ہے انما المؤمنون الذين آمنوا بالله ورسوله يعني ایمان دار بس وہی لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول محمد ﷺ اصلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ اور رسول پر ایمان رکھنے کا ثبوت بس یہی کافی ہے کہ یہ اہل حدیث نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعد آں سرور کائنات کے کسی اور پیغمبر کا آنا جائز نہیں جانتے۔ نہ کسی نئے پیغمبر کو مانتے ہیں۔ نہ کسی اور کے سامنے سر جھکاتے ہیں بلکہ ان کا قول ہے ع ”کسی کا ہور ہے کوئی نبی کے ہور ہے ہیں ہم“! بس یہی ان کے اسلام کا ثبوت ہے اس لئے جو کوئی ان کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکے وہ قرآن مجید کے حکم کے مطابق ظالم ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے من اظلم ممن منع مساجد
الله ان يذكر فيها اسمه لے

[۱] یہ ہبہت حق اور حضرت شیرینہ اہل سنت کا علمی دبدبہ تھا کہ ایسے منکر سے بھی اتنا اگلوالیا۔ مگر بے چارے کوئی معلوم تھا کہ اس کی تینی سی جان پر وہی تقویۃ الایمان جس کی حمایت میں اس قدر لذتیں اور سوائیاں برداشت کر رہے ہیں۔ وہی ان کو فروشنگ کا سارٹیفیکٹ تھا وے کی۔ اور انگلی دکھا کر کہے گئی کہ میں اپنے چھیتی کو آن غوش شرک سے کیونکرنا کال دوں۔ دیکھئے اس پر تقویۃ الایمان نے کیا قیامت توڑی ہے۔ تقویۃ الایمان کے صفحہ ۸۷ پر ہے ”یعنی اللہ کا سالم اور کوشاۃ کرنا سو اس عقیدے سے آدمی البیته مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انیما راویہ سے رکھ خواہ پیر و شہید خواہ امام و امام زادہ سے خواہ بہوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

[۲] وہ کیا عوایے مسلمانی ہے جس پر ایلیس سما کا فرم بھی محیرت ہی نہیں بلکہ غیر مقلد منا ظر کو مبارکبادیاں پیش کر رہا ہے کہ آج تو میں بھی مسلمان ٹھہر۔ معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف خیال لے جانے کو اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہ بدر کہو، پھر کہو کہ اللہ رسول پر ایمان ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے کھوکہ جو سب سے بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے تو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے پھر کہو کہ اللہ رسول پر ایمان ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے کہو کہ معاذ اللہ مرکمٹی میں مل گئے پھر بولو کہ اللہ رسول پر ایمان ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے پیارے محبوب مولاۓ کائنات مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو کہو کہ معاذ اللہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مقننیں پھر کہو کہ اللہ رسول پر ایمان ہے۔ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے لکھے کہ اردو زبان مدرسہ دیوبند سے آگئی، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم پاک کو معاذ اللہ ہر بچے بلکہ ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں چارپاؤں سے تشبیہ دے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے زیادہ شیطان لعین کو علم بتائے ان کو بجائے کافر کہنے کے مسلمان، نہ صرف مسلمان بلکہ ماہی شرک و بدعت اور عزیز بھائی کہو۔ پھر بولو کہ اللہ رسول پر ایمان ہے۔ نماز روزہ حج ادا کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ قدوس وسبوچ جل جلالہ کیلئے لکھوکہ خدا بھی جھوٹ بول سکتا ہے پھر بولو کہ اللہ رسول پر ایمان ہے۔ انیما علیہم السلام کو چمار (باتی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

مختصر یہ ہے کہ میں آپ کے کل واجب الجواب سوالات کے جوابات دے چکا۔ اہل حدیث کو بخوبی قرآنی مسلمان ثابت کر چکا۔ فلحمد للہ۔ گجراتی مسلمانوں! تقویۃ الایمان کی قدر خودا سی سے تم جان سکتے ہو کہ گجرات کے فخر العلاماء مولانا غلام محمد صاحب مرحوم راندیری نے اس کا ترجیح گجراتی زبان میں کراکر شائع کیا۔ خدا ہم مسلمانوں کو نیک تو فیق دے اور اپنے سچے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کی توفیق دے۔

اے خدا صدقۃ کبریائی کا صدقۃ اُس نورِ مُصطفیٰ کا

سیدھارستہ دکھائیو ہم کو چیزِ ختم سے بچائیو ہم کو

اب ہم آپ صاحبان سے رخصت ہوتے ہیں اور دونوں صدر صاحبان اور اپنے مخاطب علمائے کرام کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور جمال بھائی یوسف بھائی کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آخر میں پولیس کے جوانوں اور افسروں کے حق میں بھی دعائے خیر کرتے ہیں۔ خدا ہم سب کو اپنا بندہ بنائے اور نیک بندوں میں شامل فرمائے آمین۔

ابوالوفا شمار اللہ

حضرات! آپ نے دیکھ لیا کہ غیر مقلد مولوی نے کیسے سوالات پر ہاتھ تک نہ لگایا، ادھر ادھر کی ہانک کریا بار بار ایک ہی بات دھرا کر وقت پورا کیا۔ تھانوی، انبیٹھوی، گنگوہی، نانوتھوی کے کفریات سے یکسر فرار اختیار کیا۔ دہلوی کی عبارات ملعونہ پر کچھ چوں چڑا کیا بھی تو اس پر ہوئے اعتراض سے ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ آخر تک سکوت ہی رہا لفظ علم کو بار بار علم پڑھنے پر ٹوکا گیا تو اپنی جہالت اور خلائقی مٹانے کیلئے کہہ بھاگے کہ ”العلم چھچڑہ فھو کچھوہا“ وغیرہ وغیرہ۔ یقیناً جواب کے نام سے جواب دے گئے۔ مناظرہ کا ہے پر ہوا تھا اسی پرنا کہ غیر مقلد عبارات ملزمہ کو اسلام ثابت کریں گے۔ جو ان کا مولوی آخر تک نہ کرسکا۔ پھر اس سے زیادہ اور کیا شکست ہو سکتی ہے۔ کیا غیر مقلد مولوی مجھ میں کھڑے ہو کر یہ پکاریں گے کہ میں ہار گیا؟ مجھ کو شکست فاش ہو گئی؟ ہرگز نہیں۔ کہ دیسے ہی کوئی شخص اپنی کمزوری اور لاچاری کا معرفت نہیں ہوتا۔ تو کیا مجلس مناظرہ میں مولوی صاحب یہ بات تسلیم کریں گے؟ لہذا ہے حضرات گرامی! آپ پر یہ امر واضح ہو گیا کہ مولوی صاحب نے کسی مطالیہ کا جواب نہ دیا، کسی اعتراض کو حل نہ کیا۔ ہاں اگر کچھ قبل ذکر ہیں تو دو باقی ہیں۔ ایک اشعار کی تکرار بسیار، دوسرے سوالات سے فرار۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ کا) سے زیادہ ذیل لکھوپھر بولوکہ اللہ و رسول پر ایمان ہے۔ نماز روزہ حج ادا کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔

اے مسلمانوں کے ایمان! تو شہادت دے کیا یہ دعویٰ مسلمانی درست ہے؟ اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی کیا یہ سب تو پہنچ نہیں؟ کیا مرزا نہ ہوگا، قیامت نہ آئیگی؟ کیا خدا کا سامنا نہ ہوگا؟ کیا حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو منہ دکھاننا نہ ہوگا؟ پھر کیا وہاں یہ تلقیہ کام آجائے گا؟ جھوٹ بچالی جائے گا کہ ہم تو نماز روزہ حج و زکوٰۃ ادا کرتے ہیں؟ یاد کرو کہ نہایت دردناک عذاب کی تھیں بشارت ہے۔ (نقیر محمد فاران رضا حشمتی غفران القوی)

امم حجّت:

آخر میں جھوٹوں، فریب کاروں کی دہن دوزی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی غیر مقلد صاحب کو اپنے گروشنار اللہ امترسی کی ذلت و خواری کی شکست میں ذرا بھی شک یافتہ مل ہو تو وہ اپنے تمام معاونین جمع کر کے اس رواداد کے سارے مطالبات کے جواب لکھوائیں۔ مگر ہم کہے دیتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک اسی طرح عاجز اور لا جواب رہیں گے۔ آخر میں صلاة وسلام اور دعا کے بعد تمام لوگ اللہ اکبر، یا رسول اللہ، یا غوث، سُینوں کو فتح مبارک، ابو الفتح کو فتح مبارک، غیر مقلدوں کی شکست وغیرہ الفاظ کے ساتھ نعرے لگارہے تھے۔ اور مناظراً اہل سُنت قاطع کفر و ضلالت فاتح دوران مظہر اعلیٰ حَفْرَشَ شِيرِ بَشِيرَ اہل سُنت کو بزم فتح کا دوہبہ بنایا گیا۔ سارے علاقے میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ جلوس نکالا گیا۔ اہل سنت فرط خوشی سے پھولے نہ ساتے اور غیر مقلدین کے چہرے مارے شرمندگی اور غم کے فق تھے زمین نہ پھٹی ورنہ وہ سما جاتے۔ ایسی تفہیم فتح میں سرزیں پادرہ کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار ہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور حق کے مولیٰ جل جلالہ نے اہل سُنت کے ایک نوجوان فاضل کے ہاتھوں حق کی نسبت باطل کی نکایت فرمائی۔ وللہ الحمد۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله هادى القلوب وافضل الصلاة والسلام على النبي المطلع على الغيوب
المنزه من جميع النقص والعيب وعلي آله وصحبه المطهرين من الذنوب الظاهرة على كل
شقي مفتر كذوب صلاة وسلاماً يتجدان بكل طلوع وغروب .آمين.

سَكَّے بَارَكَاتٌ مُشَاهِدُ

نقیر قادری محمد فاران رضا خاں حشمتی

استانہ عالیہ حشمتیہ

حشمت نگر پیلی بھیت شریف

نائب صدر المدرسین الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پیر امام

۹ جون ۲۰۲۰ء روز شنبہ

شکریہ بہار کاہ رسالت کا بصلی اللہ تعالیٰ علیٰ آللہ و مسلم فتح مناظرہ پادرہ

منجانب سید قطب الدین صاحب نسیم زبردست دوی

دلائی ہے یہ نصرت آپ ہی نے یا رسول اللہ ﷺ علیہ السلام علیہ السلام
ہر ایسا ہی نہیں ان کو کسی نے یا رسول اللہ ﷺ علیہ السلام علیہ السلام
شنا و اللہ کو حشرت علیؑ نے یا رسول اللہ ﷺ علیہ السلام علیہ السلام
پکارا جب ہماری بے کسی نے یا رسول اللہ ﷺ علیہ السلام علیہ السلام
یہ کی چارہ گری بے چارگی نے یا رسول اللہ ﷺ علیہ السلام علیہ السلام
کیا ہے آج بے خود اس خوشی نے یا رسول اللہ ﷺ علیہ السلام علیہ السلام
عقیدہ ہے یہ نسیم زبردست دشمن کو

کیا نادم تمہاری دشمنی نے یا رسول اللہ ﷺ علیہ السلام علیہ السلام

حمایت مان لی ہے میرے جی نے یا رسول اللہ
رہے ہیں اہل سنت آپ کے دامن سے وابستہ
وکھایا آپ کی امداد سے میدان میں نیچا
اُسی وقت آپ نے امداد و نصرت آکے فرمائی
حمایت سے تمہاری شیر بھی گیدڑ نظر آیا
محرك وجد کی یہ ہے جسے امداد کہتے ہیں